بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

عَاشُوْرَہ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا (وجہ ہے کہ تم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہو)۔ ان لوگوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن سے نجات دی تھی لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق دار ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۷، شمار ۱۸۵۰)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے (لہذا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم لوگوں سے) فرمایا کہ تم اس دن کا روزہ رکھو۔

(بخاری شریف جلد اوّل، صفحہ ۲۶۷، شمار ۱۸۵۱)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ روزہ کے لیے کسی دن کی تخصیص کرتے ہوں یعنی اس کو اور دنوں پر فضیلت دیتے ہوں سوائے اس دن کے یعنی عاشورہ کے اور اس مہینہ کے یعنی ماہِ رمضان کے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۷ شمار ۱۸۵۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) اسلم کے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ تو لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دے کہ "جو شخص کھا چکا ہو وہ اب باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے اس لیے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴۷، شمار ۱۸۵۳)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ قریش (کے لوگ زمانہ) جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳، شمار ۱۷۴۸)

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن (یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے بعضے عاشورہ نویں تاریخ کو تبلاتے ہیں اور بعضے دسویں کو۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا ہے کہ نویں اور دسویں کو روزے رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعی رحؒ امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ اسی حدیث کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰، شمار ۶۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے نزدیک) عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گذشتہ سال) کا کفارہ کر دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضؓ حضرت محمد بن صیفی رضؓ حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ حضرت ابن عباس رضؓ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضؓ حضرت ہند بن اسماء رضؓ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سلمی خزاعی رضؓ کے چچا سے بھی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن کے روزے سال بھر کے (اگلا ہوں کا) کفارہ ہیں امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ حضرت ابو قتادہ رضؓ کی حدیث

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

کے قائل ہیں۔

ابو قتادہؓ، ترمذیؒ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۹ - شمار ۶۷۰)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے کسی نے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اس کے متعلق پوچھتے نہیں دیکھا مگر ہاں ایک آدمی کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی) پوچھتے سنا تھا اور اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اُس نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں ؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھے رمضان کے مہینہ کے بعد روزے رکھنے ہیں تو محرم میں رکھ کیونکہ بلاشک وشبہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس مہینہ میں ایک دن (ایسا) ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اس دن پر دوسرے لوگوں کی توبہ قبول کرے گا۔ (یہ حدیث حسن وغریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۷ - شمار ۶۵۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہم کو ابو نصر رضؓ نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اُنہوں نے مجاہد رضؓ سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اس کے لیے ایک دن کے عوض تیس۳۰ دن ہیں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ ھ، صفحہ ۴۲۵)

اور نیز اس میں سے وہ روایت ہے جو میمون بن مہران رضؓ سے ہے۔ اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار فرشتوں کا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار شہیدوں کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گویا اُس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کا روزہ کھلوایا اور اُن کے پیٹ پُر کیے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہٗ نے تمام دنوں پر بزرگی دی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں!

اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن

اور زمینوں کو بھی

اور پیدا کیا پہاڑوں کو عاشورہ کے دن

اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن

اور لوحِ محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن۔

اور اُن کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن۔

اور

فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن

اور اللہ تعالیٰ نے بلا دور کی حضرت ایوب علیہ السلام سے عاشورہ کے دن۔

اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورہ کے دن۔

اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورہ کے دن

اور پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن۔

اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۲۵/۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بزرگی اور عزت والے!	۱ بار

حضرت ابنِ عباسؓ سے ایک اور روایت میں ہے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا۔ جن کے دن میں روزہ اور رات کو قیام ہوا ہو اور جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے اسے ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاوے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب لکھے گا اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک مومن کا روزہ کھلوائے تو گویا اُس نے اپنے پاس سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کا روزہ کھلوایا اور اُن کے پیٹ بھر دیئے۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو بلند کیا جاوے گا اُس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض بہشت میں ایک درجہ تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہٗ نے ہم کو عاشورہ کے دن میں بڑی فضیلت دی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں:

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور زمین کو بھی اسی طرح ۔
اور پہاڑوں کو بھی پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ستاروں کو اسی طرح ۔
اور عرش کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور کرسی کو اسی طرح ۔
اور لوح کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور قلم کو اسی طرح ۔
اور حضرت جبرئیلؑ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور فرشتوں کو اسی طرح ۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن میں
اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی عاشورہ کے دن ۔

اور

فرعون کو غرق کیا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ادریس علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھایا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورہ کے دن میں
اور اٹھا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کیے گئے عاشورہ کے دن میں
اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے دن میں
اور حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف فرمایا عاشورہ کے دن میں
اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں
اور متمکن ہوا عرش پر پروردگار بلند اور برحق عاشورہ کے دن میں
اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن میں
اور پہلی بار آسمان سے مینہ برسا عاشورہ کے دن ۔
اور سب سے پہلی رحمت اتری عاشورہ کے دن میں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہائے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہو گا سوا موت کی بیماری کے۔
اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اُس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سال سارے میں۔
اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اُس نے عیادت کی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے تو گویا اُس نے اللہ سبحانہ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل ھو اللہ احد تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اوپر کے گروہ میں بناوے گا ہزار محل نور سے۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت میں پڑھے سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت الارض زلزالھا ایک بار اور قل یا ایھا الکفرون ایک بار اور قل ھو اللہ احد ایک بار۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود بھیجے جب اس سے فارغ ہو۔ (یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضؓ سے منقول ہے)۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۴ھ صفحہ ۴۲۷ - ۴۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

نفل ۴ (دو دو رکعت)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَ الْاِکْرَامِ ۱ بار

اور عزت والے!

صلوٰۃ الشریفہ ۷۰ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رجب المرجب

ماہِ رجب کا چاند دیکھ کر یہ کہو،

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ
اے اللہ ہمیں رجب اور شعبان میں

رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا
برکت دے اور ماہِ رمضان

شَھْرَ رَمَضَانَ
ہم تک پہنچا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمِيْن آمِيْن آمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رجب المرجب کی پہلی تاریخ کو

نفل ۱۰ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا

تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۱ بار

بزرگی اور عزت والے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے اس کا

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ

شریک کوئی اس کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے سب تعریف

يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ

زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے

لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ

نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

اَللّٰهُمَّ قَدِيۡرٌ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ
اے اللہ! قادر ہے ہر چیز پر

وَلَا اَعۡطَيۡتَ لِمَاۤ مَانِعَ لَا
نہیں اور دیوے تو جو چیز اس کو والا نہیں روکنے کوئی

يَنۡفَعُ وَلَا مَنَعۡتَ لِمَا مُعۡطِیَ
کوئی دینے والا اس چیز کو جو تو روکے اور نہیں نفع دیتی

الۡجَدُّ مِنۡكَ الۡجَدِّ ذَا ١ بار
دولت تیری بارگاہ میں دولت مند کو

خبر دی ہم کو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رح نے۔ کہا حدیث کی ہم کو محمد بن احمد محاملی رض نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن محمد بن اسمٰعیل بن محمد صفار رض نے کہا خبر دی ہم کو سعید بن نصر بن منصور بزار رض نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ رض نے اعمش رض سے انہوں نے طارق بن شہاب رض سے۔ انہوں نے سلمان رض سے۔ انہوں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور رجب کے چاند کا طلوع ہو چکا تھا اے سلمان رض نہیں کوئی مرد مومن اور نہ عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینہ میں تیس رکعت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا یھا الکفرون تین مرتبہ مگر دور کرتا ہے اس سے اللہ سبحانہ، گناہ اس کے اور دیتا ہے ثواب مانند اس شخص کے جو تمام مہینہ روزے رکھے اور ہوتا ہے نماز گزارنے والوں میں آئندہ سال تک اور اُٹھائے جاتے ہیں اُس کے لیے ہر دن عمل ایک شہید کے بعد کے شہیدوں سے اور لکھی جاتی ہے واسطے اس کے بمقابلہ روزے ہر دن کے عبادت ایک برس کی اور بلند کیے جاتے ہیں اُس کے لیے ہزار درجے پس اگر تمام مہینہ روزے رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دیگا اسکو اللہ تعالیٰ آگ سے اور واجب کرے گا واسطے اس کے بہشت اور ہوگا اللہ سبحانہ، کے قرب میں۔

خبر دی مجھ کو ساتھ اس ثواب کے حضرت جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ علامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس نماز کو۔

کہا سلمان رضؓ نے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر دیجیے کس طرح اور کس وقت پڑھوں میں اس نماز کو فرمایا اے سلمان رضؓ پڑھ تو اس کے اول میں دس رکعتیں۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک دفعہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یآیہا الکفرون تین مرتبہ، پس جب سلام پھیرے، اٹھا تو ہاتھ اپنے، اور کہہ لآ الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ .... الخ پھر پھیر تو ہاتھ اپنے اپنے منہ پر اور نماز پڑھ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں، پڑھ تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، اور قل ھو اللہ احد اور قل یآیہا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تُو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔

پھر پھیر تو اپنے منہ پر۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

رجب المرجب کی درمیانی یعنی پندرھویں تاریخ کو

نفل	۱۰ رکعتیں
اَللّٰهُ اَکۡبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں	
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ یَا	
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ	۱ بار
بزرگی اور عزت والے	

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ
نہیں کوئی اس کا شریک اسی کے لیے ہے ملک اور
لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ
اسی کے لیے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
اور وہ زندہ ہے نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ہے
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
بھلائی اور وہ ہر چیز پر
قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا
قادر ہے وہ اللہ ہے اکیلا تنہا
صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَّمْ
بے پروا یگانہ تنہا نہیں
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
کوئی اس کی بیوی اور نہ اولاد

۱ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رجب المرجب کی آخری تاریخ کو

(چونکہ چاند کا نظر آنا کسی بھی طرح یقینی بات نہیں اور اس نماز کا پڑھنا اہم کاموں میں سے ہے، پس پڑھو اس نماز کو اُنتیس ۲۹ کو اور پھر اگر اُنتیس کی شام کو چاند نظر نہ آوے تو تیس ۳۰ کو بھی اس نماز کو پڑھو)۔

نفل — ۱۰ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ — ۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ — ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ — ۱ بار
بزرگی اور عزت والے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو ایک ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمِيْن آمِيْن آمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

نہیں کوئی اس کا شریک اسی کے لیے ہے ملک

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

اور اسی کے لیے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّصَلَّى اللهُ عَلٰى

قدرت رکھتا ہے۔ اور درود بھیجے اللہ ہمارے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ

سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل

الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا

پاک پر اور نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے اور

قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱بار

توانائی نیکی کرنے کی مگر ساتھ اللہ بلند اور عظمت والے کے

پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگو

اور نماز پڑھ تو مہینے کے آخر میں دس رکعتیں۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور سورۂ کافرون تین مرتبہ، پس جب سلام پھیرے، تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کی، اور کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ... الخ۔ اور مانگ تو حاجت اپنی۔ قبول کی جائیگی تیرے لئے دعا تیری اور کریگا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستتر کھائیاں، ہر کھائی کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین۔ اور لکھی جائیگی تیرے لئے آزادی آگ سے اور گزرنا پلصراط پر۔ کہا حضرت سلمان رضؓ نے، پس جب فارغ ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے۔ تو میں گر پڑا سجدہ کرتا ہوا روتا ہوا اللہ کے شکر کے واسطے بسبب اس کے جو سُنی میں نے زیادتی ثواب کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(غنیۃ الطالبین ۱۳۲۳ھ۔ مطبع صدیقی واقع لاہور صفحہ ۱۹- ۳۱۸)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

رجب المرّجب کے روزے

۱ تا ۳۰

حتے الامکان رجب المرجب کے پورے مہینے کے روزے رکھو جس طرح شریعت الاسلام میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں ، اسی طرح طریقت الاسلام میں رجب المرجب کے روزے تزکیۂ نفس اور روح کی بلندی کے لیے الانسب معمول ہے ۔

اگر کسی معذوری کی بنا پر کوئی سارے مہینے کے روزے نہ رکھ سکے تو یہ پانچ روزے کبھی قضا نہ کرے ۔ رجب کی پہلی ، درمیانی اور آخری تاریخ کا ، اور رجب کی پہلی جمعرات کا ۔ جیسے کہ اسی حدیث میں مذکور ہے ۔

۱ ۔ یکم ۔

۲ ۔ پندرھویں ۔

۳ ۔ اُنتیسویں ۔ اگر انتیسویں کی شام کو چاند نظر آجائے تو فبہا ورنہ تیسویں تاریخ کو بھی روزہ رکھو ۔

۴ ۔ تیسویں ۔

۵ ۔ رجب المرجب کی نوچندی یعنی پہلی جمعرات ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

رجب المرجب

خبر دی ہم کو شیخ امام ہبتہ اللہ بن مبارک سقطیؒ نے ساتھ اسناد اپنی کے اعمشؓ سے وہ ابراہیمؒ سے وہ علقمہؓ سے وہ ابوسعید خدری رضؓ سے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یہ کہ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مہینوں کی گنتی اللہ سبحانہٗ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔ ان سے چار مہینے حرام کے ہیں پس رجب کہا جاتا ہے مہینہ اللہ کا پھر تین اور ہیں پے در پے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ مگر یہ کہ تحقیق رجب مہینہ اللہ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان مہینہ ہے اُمت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے ایک دن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کرے گا اللہ کی بڑی رضامندی کو اور جگہ دیا جائے گا بہشت اونچی میں۔ اور جو شخص اس سے روزہ رکھے دو دن پس واسطے اس کے ثواب ہے دوگنا اور وزن ہر ایک حصہ کا دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے تین دن، کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان اُس کے اور درمیان دوزخ کے ایک کھائی، کہ لمبائی اس کی راستہ ہے ایک برس کا، اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چار دن امن دیا جائے گا سختیوں سے دیوانگی اور جذام اور برص کے اور دجال کے فتنہ سے۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے پانچ دن نگاہ رکھا جائے گا قبر کے عذاب سے۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے چھ دن نکلے گا اپنی قبر سے اور مُنہ اس کا بہت روشن ہو گا چاند سے چودھویں رات میں۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے سات دن پس تحقیق دوزخ کے لیے سات دروازے ہیں بند کرے گا اللہ پاک اس سے ہر دن کے روزے کی برکت سے اس کے دنوں سے ایک دروازہ اس کے دروازوں سے اور جو شخص اس کے آٹھ دن کے روزے رکھے پس تحقیق بہشت کے آٹھ دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ہر دن کے روزے کے عوض ایک دروازہ بہشت کے دروازوں سے۔ اور جو شخص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

اس کے نو دن کے روزے رکھے نکلے گا قبر اپنی سے اور وہ کہتا ہوگا ان کلمات کو اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور نہیں پھیرا جائے گا مُنہ اُس کا مگر بہشت کی طرف ۔ اور جو شخص اس کے دس دن کے روزے رکھے۔ کرے گا اللہ پاک اُس کے لیے پُل صراط کے ہر میل پر ایک فرش کہ وہ آرام پکڑے گا اُس پر۔ اور جو شخص اس کے گیارہ روزے رکھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل دکھائی نہ دے گا سوائے ایسے شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ کرے۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے بارہ دن پہنائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دو حُلّے، ایک حُلّہ بہتر ہوگا دنیا اور اس چیز سے جو اس میں ہے ۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے تیرہ دن رکھا جائے گا اُس کے لیے قیامت کے دن دستر خوان عرش کے سایہ میں، پس اُسے کھانا دیا جائے گا اور لوگ سخت شدت میں ہونگے اور جو شخص روزے رکھے گا رجب سے چودہ دن۔ دے گا اس کو اللہ عزوجل وہ چیز جو نہیں دیکھی آنکھوں نے اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہیں گزری آدمی کے دل پر ۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ دن کھڑا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن پانے والوں کی کھڑا ہونے کی جگہوں میں اور نہیں گزرے گا ساتھ اس کے فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مُرسل مگر کہے گا اس کو کہ خوشی ہو تجھ کو کہ تو امن والوں سے ہے ۔

اور دوسری روایت میں زیادتی ہے پندرہ دن پر اور زیادتی یہ ہے کہ جو شخص روزے رکھے اس سے سولہ دن ہوگا پہلو میں اُن لوگوں سے جو زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کی اور نظر کریں گے طرف اُس کی اور سنیں گے کلام۔ جو شخص روزے رکھے اس سے سترہ دن کھڑا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پل صراط کے ہر میل پر آرام لینے کی جگہ کہ آرام لے گا اس پر ۔ جو شخص روزے رکھے اس سے اٹھارہ دن برابری کرے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنے قبہ میں ۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے اُنیس دن، بنائے گا اللہ پاک اُس کے لیے ایک محل بہشت میں حضرت ابراہیم اور حضرت آدم علیہما السلام کے محل کے سامنے اور سلام کرے گا

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ان پر اور وہ سلام کریں گے اس پر۔ اور جو شخص روزہ رکھے اس سے بیس دن پکارے گا پکارنے والا آسمان سے اے اللہ کے بندے لیکن وہ چیز کہ گزری ہے (گذشتہ گناہ) پس تحقیق بخش دی اللہ نے تیرے لیے۔ پس نئے سرے سے کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے۔ لیکن یہ کہ پاک کرنے والا نام ہے رجب کا پس اس واسطے کہ تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے۔

غنیۃ الطالبین

مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۱۱ - ۲۰۹

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ليلة الرغائب

رجب المرجب کے پہلے جمعہ کی رات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔

اِس رات مغرب اور عشا کی نمازوں کے درمیان یہ نماز پڑھو۔

نفل	۱۲ رکعتیں

(دو دو رکعت کر کے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا

تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۱ بار

بزرگی اور عزت والے

پھر یہ درود شریف پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ

اے اللہ رحمت اور سلام بھیج محمد

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ

نبی امی پر اور ان کی آل پر

وَ سَلِّمْ ۷۰ بار

پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں کہو

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ

بہت پاک ہے بہت منزہ ہے پروردگار

الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ۷۰ بار

فرشتوں اور روح کا

پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور کہو

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ تَجَاوَزْ

اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور در گذر کر

عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

جو تو جانتا ہے پس تحقیق تو ہی ہے غالب

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

اَلۡاَعۡظَمُ	۷۰ بار
بہت بڑا۔	

پھر دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی یہی دعا پڑھو
اور سجدہ ہی میں اللہ سے اپنی حاجت مانگو۔

خبر دی ہم کو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطیؒ نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ابو الفضل رح جعفر بن یحییٰ بن کمال مکی رح نے، کہا خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ حسین بن عبد الکریم بن محمد بن محمد جزریؒ نے مکہ میں مسجد حرام کے اندر، کہا خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم ہمدانیؒ نے، کہا خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن محمد بن سعید السعدی بصری رح نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے۔ کہا خبر دی ہم کو خلف بن عبد اللہ صنعانی رح نے حمید طویلؒ سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مہینہ اللہ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ مہینہ اللہ کا ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واسطے، کہ تحقیق رجب خاص کیا گیا ہے ساتھ بخشش کے اور اس میں نگاہ رکھی جاتی ہے خون (قتل) کی (قتل کے قصاص میں) اور اس میں توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں علیہم السلام کی اور اس میں نگاہ میں رکھا دوستوں کو اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے۔ جو شخص اس کا روزہ رکھے واجب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر تین چیزیں بخشش واسطے اس چیز کے جو گذری ہے اس کے گناہوں سے اور نگاہ رکھنا باقی عمر میں گناہوں سے اور اس پر تیسری چیز بے ڈر رہنا ہے پیاس سے بڑی پیشی کے دن کے۔ پس کھڑا ہوا ایک بوڑھا ضعیف پس اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق میں عاجز ہوا اس کے تمام روزے رکھنے سے۔ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ تو اس کے پہلے دن کا اور اس کے بیچ کے دن کا اور اس کے آخر کے دن کا پس تحقیق تو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

دیا جائے گا ثواب اس شخص کا جو تمام مہینے کے روزے رکھے۔ پس تحقیق نیکی ساتھ دس چند کے ہوتی ہے۔ و لیکن مت غافل ہو تم جمعہ کی پہلی رات سے رجب میں پس تحقیق وہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اس کا نام رکھتے ہیں لیلۃ الرغائب (یعنی رات بھلائیوں کی) اور یہ اس واسطے کہ تحقیق جب گزرتا ہے تیسرا حصہ رات کا تو نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانوں اور زمینوں میں مگر جمع ہو جاتے ہیں کعبہ اور اس کے گرد و نواح میں جھانکتا ہے اللہ سبحانہ اُن پہ (جلوہ افروز ہوتا ہے) پس فرماتا ہے اے میرے فرشتو مجھ سے مانگو جو تم چاہتے ہو پس کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے حاجت یہ ہے کہ بخشے تو رجب کے روزہ داروں کو۔ پس فرماتا ہے اللہ سبحانہٗ تحقیق میں نے اس کو کیا۔ پھر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی کہ روزہ رکھے پنجشنبہ کے دن رجب کے پہلے پنجشنبہ میں پھر نماز پڑھے مغرب اور عشا کے درمیان یعنی جمعہ کی رات میں بارہ رکعت ۔ پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک دفعہ اور سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ۔ فاصلہ کرے ہر دو رکعت میں ساتھ سلام کے۔ پس جب فارغ ہووے اپنی نماز سے تو درود بھیجے مجھ پر ستر دفعہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

پھر سجدہ کرے، کہے اپنے سجدے میں:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر دفعہ ۔ پھر اُٹھائے سر اپنا پس کہے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ پھر دوسرا سجدہ کرے پھر اس میں کہے مانند اس کے جو کہا پہلے سجدے میں. پھر مانگے اللہ سبحانہٗ سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں پس تحقیق وہ پوری کی جاتی ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی پڑھے یہ نماز مگر بخشے اللہ سبحانہٗ اُس کے سارے گناہ اگرچہ ہوویں مانند

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے اور سفارش قبول کیا جاوے گا قیامت کے دن سات سو اپنے گھر والوں میں سے ۔ پس جب ہو گی پہلی رات اُس کی قبر میں تو آئے گا اس کے پاس ثواب اس نماز کا کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اس کو کہے گا اے میرے دوست خوش خبری قبول کر پس تحقیق تو نے نجات پائی ہر سختی سے ۔ پس کہے گا تو کون ہے ۔ پس قسم اللہ کی میں نے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے مُنہ والا تیرے مُنہ سے اور نہیں سُنی میں نے کوئی کلام شیریں تر تیرے کلام سے اور نہیں سونگھی میں نے کوئی بُو خوش تر تیری بُو سے پس اس کو کہے گا اے میرے دوست میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جس کو تو نے پڑھا ہے فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا تاکہ تیری حاجت پوری کروں اور تنہائی میں تیرا مونس ہوں اور دور رکھوں میں تجھ سے تیری وحشت کو ۔ پس جب صور پھونکا جاوے گا تو میں تجھے سایہ کروں گا قیامت کے میدان میں تیرے سر پر ۔ پس خوشخبری قبول کر تو پس ہرگز نہیں گُم پائے گا تو بھلائی اپنے مالک سے ہمیشہ ۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۱ – ۳۱۹)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

رجب المرجب کی ستائیسویں کے دن

صبح سے ہی اعتکاف کرو۔ ظہر تک نماز پڑھو۔ ظہر کے بعد تھوڑی دیر نفل پڑھ کر حسب ذیل چار رکعتیں پڑھو۔

نفل	۴
اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ يَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِكۡرَامِ بزرگی اور عزت والے۔	۱ بار

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پھر نماز سے فارغ ہوکر عصر تک دُعا کرتے رہو

خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رح نے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت حسن بصری رح سے کہا تھے حضرت عبداللہ بن عباس رض جب ہوتا رجب کی ستائیسویں کا دن تو صبح کرتے معتکف ہوکر اور دن میں نماز پڑھتے ظہر تک پس جب ظہر پڑھ چکتے تو تھوڑی دیر نفل پڑھتے پھر چار رکعت نماز پڑھتے، پڑھتے ہر رکعت میں الحمدللہ ایک دفعہ اور معوذتین ایک دفعہ اور سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پھر لگ جاتے دعا کی طرف عصر کے وقت تک۔ اور کہتے ہیں اسی طرح کرتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن میں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۲۲)

اور خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رح نے اپنی اسناد سے ابی سلمہ رض سے انہوں نے ابی ہریرہ رض اور سلمان فارسی رض سے اور کہا انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات جو شخص روزہ رکھے اس دن کا اور قیام کرے اس رات کا ہوتا ہے واسطے اُس کے ثواب سے مانند اس شخص کے جو روزے رکھے سو برس اور قیام کرے سو برس کی راتوں میں اور وہ رات متصل ہے تین راتوں سے جو باقی رہیں رجب سے (۲۷ رجب)۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں پیغمبر بنائے گئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۳۲۲)

خبر دی ہم کو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو شیخ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رض نے۔ کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن علی محمد بن بشیرہ رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو علی بن عمر حافظ رض نے۔ کہا خبر دی ہم کو ابو بکر نصر بیشون بن موسیٰ خلال رض نے۔ کہا خبر دی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

ہم کو علی بن سعید دیلمی رضؓ نے ۔ کہا خبر دی ہم کو ضمرہ بن ربیعہ رضؓ قریشی نے ابن شوذب رضؓ سے انہوں نے مطروراق رضؓ سے اُنہوں نے شہر بن حوشب رضؓ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے اُنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رجب کی ستائیسویں دن کا روزہ رکھے تو لکھا جاتا ہے اُس کے لیے ثواب ساٹھ مہینوں کے روزوں کا اور وہ پہلا دن ہے جس میں نزول فرمایا جبریل علیہ السلام نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے ۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۲۲ ۔ ۳۲۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رجب المرجب کی پہلی رات

عید الفطر کی رات

عید الاضحیٰ کی رات

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اے اللہ درود اور رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
اٰلِهٖ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِىْ
ان کی آل پر جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے
النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ
صاحب اور پاکی کی کانیں ہیں
وَاعْصِمْنِىْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ
اور مجھ کو نگاہ (محفوظ) رکھ ان کے ساتھ ہر برائی سے
وَلَا تَاْخُذْنِىْ عَلٰى غِرَّةٍ وَّلَا عَلٰى
اور نہ پکڑ مجھ کو ناآزمودگی اور
غَفْلَةٍ وَّلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ
غفلت پر اور نہ کر تو میرے انجام کار
اَمْرِىْ حَسْرَةً وَّنَدَامَةً
دل کو افسوس اور پشیمانی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

وَ ارْضَ عَنِّىْ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ

اور تو مجھ سے راضی ہو اس واسطے کہ تیری بخشش

لِلظّٰلِمِيْنَ وَ اَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

گنہگاروں کے لیے ہے اور میں گناہ گاروں سے ہوں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ مَا لَا يَضُرُّكَ

اے اللہ بخشش میرے لیے وہ چیز (نافرمانیاں) کہ ضرر دے سکیں

وَ اَعْطِنِىْ مَا لَا يَنْفَعُكَ فَاِنَّكَ

تجھ کو اور دے مجھ کو وہ چیز (فرمانبرداریاں) کہ نہیں فائدہ مند تجھ کو پس

الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهٗ الْبَدِيْعَةُ

تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اس کی وسیع اور حکمت اس کی

حِكْمَتُهٗ فَاَعْطِنِى السَّعَةَ وَالدَّعَةَ

عجیب ہے۔ پس دے مجھ کو فراخی اور آرام

وَ الْاَمْنَ وَ الصِّحَّةَ وَ الشُّكْرَ

اور امن اور تندرستی اور شکر نعمت پر

وَ الْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى وَ اَفْرِغِ

اور عافیت اور پرہیز گاری اور ڈال دے

الصَّبْرَ وَ الصِّدْقَ عَلَىَّ وَ عَلٰى

صبر اور راستی مجھ پر اور اپنے

اَوْلِيَآئِكَ وَ اَعْطِنِى الْيُسْرَ

دوستوں پر اور دے تو مجھ کو آسانی

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَهُ الْعُسْرَ وَ

اور نہ کر اس کے ساتھ سختی اور

اَعْمِمْ بِذٰلِكَ اَهْلِىْ وَ وَلَدِىْ

عام کر دے اس کو میرے اہل اور میری اولاد پر

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَ مَنْ وَكَدَانِيْ
اور میرے دینی بھائیوں پر جو تیرے راستے میں ہیں اور اُن پر

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ
جنہوں نے مجھے جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں

وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ
اور مومن مردوں اور مومن عورتوں سے

۱ بار

اور حضرت علی بن ابی طالب رضؓ فارغ کرتے تھے نفس اپنے کو عبادت کے واسطے برس کی چار راتوں میں اور وہ پہلی رات ہے رجب سے اور رات عید الفطر کی اور رات عید الاضحیٰ کی اور رات نصف شعبان کی اور آپ کی دعا ان راتوں میں یہ تھی :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَ مَعَادِنِ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِيْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ الخ

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۱۰-۳۱۷)

خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ہناد بن ابراہیم النسفی رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو عبد القاہر بن عمر حمزہ رحؒ نے ساتھ اس کے کہا خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن فرخان رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو احمد بن حسین بن سعید انباری رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو ابراہیم بن فراش رحؒ نے عمرو بن سمر رضؓ سے انہوں نے موسیٰ ابن عباس رضؓ سے انہوں نے اصبغ رحؒ سے انہوں نے بنانہ رضؓ سے انہوں نے حسین بن علی رضؓ بن ابی طالب سے کہا ہم طواف میں تھے ناگہاں سُنی ہم نے ایک آواز اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص جو قبول کرتا ہے دعا درماندوں کی اندھیروں میں اے دور کرنے والے سختی اور بلا کے ساتھ بیماری کے تحقیق رات گذاری تیرے مہمانوں نے خانہ کعبہ اور حرم کے گرد اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ کی آنکھ نہیں سوتی اور بخش تو مجھ کو ساتھ بخشش اپنی کے وہ جو خطا کی میں نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

گناہ سے اے وہ ذات جو اشارہ کرتی ہے طرف اس کی خلقت ساتھ بخشش کے اگر تیری عفو نے نہیں سبقت کی واسطے گناہگاروں کے تو کون ہے جو بخشش کرے گناہگاروں پر ساتھ نعمت کے۔

حضرت حسینؓ بن علی کرم اللہ وجہہٗ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے جو علی رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا اے حسینؓ کیا تم نے نہیں سنا اپنے گناہ پر رونے والے اور اپنے آپ پر عتاب کرنے والے کو پروردگار اپنے میں، چلو تم پس نزدیک ہے کہ تم پالوگے اس کو اور پکارو اس کو۔ کہا حسینؓ نے پس جلدی کی یہاں تک کہ میں نے پالیا اس کو اور ناگاہ میں پہنچا ایک مرد خوب رُو پاک بدن، پاکیزہ کپڑوں خوشبو والے کے پاس مگر یہ کہ تحقیق خشک ہوگئی تھی اُس کی دائیں جانب پس کہا میں نے چل تو امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے پاس پس کھڑا ہوا کہ کھینچتا تھا اپنے بدن کا حصہ یہاں تک کہ پہنچا امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے پاس۔ کہا اس کو تو کون ہے؟ اور تیرا کیا حال ہے کہا اے امیر المومنین کیا حال ہے اُس شخص کا جو پکڑا گیا ہے ساتھ عذاب کے اور منع کیا ہے اس نے حقوق کو۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا منازل بن لاحق رضی۔ کہا پس کیا ہے قصہ تیرا۔ کہا میں مشہور تھا عرب میں ساتھ لہو اور لعب کے اور میں ناچتا تھا جوانی کی نادانی میں اور میں نہیں ہوش میں آتا تھا اپنی غفلت سے اگر میں توبہ کرتا تھا تو نہیں قبول کی جاتی تھی توبہ میری اور میں پھرنا چاہتا تھا تو نہیں پھیری جاتی تھی لغزش میری میں ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب اور شعبان میں اور تھا باپ میرا مہربان نرم دل ڈراتا تھا مجھ کو جہالت کی جگہوں اور گناہ کی بدبختی سے۔ مجھے کہتا تھا اے چھوٹے بیٹے میرے، اللہ کی سخت پکڑیں ہیں اور عذاب پس نہ سامنے آ تو نافرمانی سے اس کے واسطے جو عذاب کرتا ہے ساتھ آگ کے پس بہت فریاد کی تجھ (تیرے گناہوں) سے اندھیروں اور فرشتوں بزرگ نے اور رحمت والے مہینے اور راتوں اور دنوں نے اور باپ میرا جب مجھ سے لڑتا تھا ادب دینے کے ساتھ تو میں اُس سے لڑتا تھا مارنے کے ساتھ پس میں حد سے گزر گیا طرف اس کے۔ ایک دن پس کہا اس نے قسم اللہ کی البتہ روزہ رکھوں گا میں اور نہ افطار کروں گا میں اور البتہ نماز پڑھوں گا میں اور نہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

سوؤں گا میں اور روزہ رکھا اس نے ایک ہفتہ بھر سوار ہوا اونٹ پر جو سرخ سفید آمیز رنگ والا تھا اور آیا مکّہ میں حج اکبر کے دن اور کہا البتہ جاؤں گا میں طرف خانہ کعبہ کے اور البتہ مدد چاہوں گا میں تجھ پر اللہ سے. کہا پس آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور لٹکا ساتھ پردوں کعبہ کے اور بد دعا کی مجھ پر اور کہا " اے وہ ذات جس کی طرف آتے ہیں حج کرنے والے دور سے امید رکھتے ہیں اللہ غالب اکیلے بے پرواہ کی مہربانی سے۔ منازل نہیں پھرتا میری نافرمانی سے' پس پکڑ تو حق میرا اے رحمٰن میرے بیٹے سے' مجھ پر بخشش کر اور بیکار ہو جاوے تیری بخشش کی برکت سے اس کا پہلو' اے وہ ذات جو پاک ہے. نہیں جنا گیا اور نہیں جنا کسی کو" کہا پس قسم اُس کی جس نے بلند کیا آسمان کو اور نکالا پانی کو نہیں پورا ہوا تھا کلام اُس کا یہاں تک کہ ماری گئی سجا تب دائیں میری پس ہو گیا میں مانند حرم کے کونے میں پڑی ہوئی لکڑی کے اور لوگ صبح اور شام آتے تھے مجھ پر اور کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ قبول کی اللہ سبحانہ نے اس کے حق میں اس کے باپ کی بد دعا. پس کہا اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پس کیا کیا تیرے باپ نے' کہا اے امیر المومنین میں نے اس سے سوال کیا کہ میرے لیے دعا کرے ان جگہوں میں جہاں مجھ پر بد دعا کی پیچھے اس کے راضی ہونے کے مجھ سے ۔ پس قبول کیا اُس نے میرے سوال کو. پس سوار کیا میں نے اُس کو اُونٹنی پر جو پائی میں نے تیز چلنے میں یہاں تک کہ پہنچے ہم ایک وادی کی طرف اس کو وادی اراک کہتے ہیں پس اُڑا ایک جانور ایک درخت سے پس بھاگی اونٹنی پس گر پڑا اس سے اور مر گیا راستہ میں ۔ پس فرمایا حضرت علی رض نے کیا نہ کھلاؤں میں تجھ کو دعائیں کہ سُنا میں نے ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا نہیں دعا مانگی ساتھ اس کے کسی غمگین نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے غم اُس کا اور نہ کسی رنجور نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کے رنج کو پس کہا ہاں پس کہا حضرت حسین بن علی کرم اللہ وجہہ نے پس سکھلائی اسکو دعا' اور دعا کی ساتھ اسکے اور خلاصی پائی اپنی بیماری سے اور آیا ہمارے پاس صحیح و سلامت پس کہا میں نے اس مرد کو کس طرح کیا تو نے۔ کہا جب آرام پکڑا آنکھوں نے (سب سو گئے) تو دعا کی میں نے ساتھ اس کے ایک دفعہ اور دوسری بار اور تیسری بار پس میں آواز دیا گیا کہ کافی ہے تجھ کو اللہ پس

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

تحقیق تو نے پکارا اللہ کو ساتھ اس کے اسم اعظم کے ۔ کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اس کے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے تو دیتا ہے ۔ پھر غلبہ کیا مجھ پر میری آنکھ نے پس میں سو گیا۔ پس میں نے دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خواب میں پس پیش کیا میں نے اس دعا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا علی رض میرے چچا کے بیٹے نے ۔ اس دعا میں اللہ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اس کے قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے تو دیتا ہے ۔ پھر غالب آئی مجھ پہ آنکھ دوسری دفعہ پس خواب میں دیکھا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سننی چاہتا ہوں پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّۃِ الخ

کہا پس بیدار ہوا میں اور حال یہ تھا کہ میں اچھا ہو گیا۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے لازم پکڑو اس دعا کو پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کے خزانوں سے ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۸/ ۳۲۵) ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَا
اے اللہ تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے
عَالِمَ الْخَفِیَّۃِ وَ یَا مَنِ السَّمَآءُ
جاننے والے پوشیدہ چیزوں کے اور اے وہ ذات جس کی قدرت سے
بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ وَ یَا مَنْ
آسمان بنا ہوا ہے اور وہ ذات جس کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ

عزت سے زمین بچھی ہوئی ہے

وَ يَا مَنِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ

اور اے وہ ذات جس کی بزرگی کے نور

بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ وَّ

سے سورج اور چاند

مُضِيْئَةٌ وَ يَا مُقْبِلًا عَلٰى

پر نور ہیں اور روشن ہیں۔ اور اے آگے آنے والے

كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ زَكِيَّةٍ

ہر ایمان والے پاک نفس پر

وَ يَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ

اور اے آرام دینے والے ڈرنے والوں کے ڈر کے

وَ اَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ

سے۔ اے وہ ذات

حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ

جس کے پاس لوگوں کی حاجتیں

مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ نَجّٰى

پوری کی گئی ہیں۔ اے وہ ذات جس نے نجات

يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ

دی یوسف علیہ السلام کو غلامی سے

يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ

اے وہ ذات جس کا نہیں ہے کوئی دربان

يُنَادِيْ وَ لَا صَاحِبٌ يُّغْشٰى

جو پکارا جاوے اور نہیں کوئی ہم صحبت جس سے راہ و رسم کی جائے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ لَا وَزِيْرٌ يُّعْطٰى وَ لَا غَيْرُهٗ

اور نہ وزیر کر دیا جاوے (نذرانہ) اور نہ سوا اس کے

رَبٌّ يُدْعٰى وَ لَا يَزْدَادُ عَلٰى

پروردگار ہے جو پکارا جاوے اور نہیں بڑھاتا حاجتوں کی

كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا

کثرت پر مگر کرم

وَّ جُوْدًا وَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور بخشش اور درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَّ اٰلِهٖ وَ اَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ اِنَّكَ

اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھے میری مراد تحقیق تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۳ بار

ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

شعبان المعظم

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ سبحانہٗ بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہؒ)

اور احمدؒ کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی اللہ سبحانہٗ نہیں بخشتا۔

(ابو موسیٰ اشعری رضؓ۔ ابن ماجہ رحؒ، احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰۔ شمارہ ۱۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اُس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اُس کو رزق دوں، کوئی گرفتارِ بلا ہے میں اُس کو عافیت دوں اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(علی کرم اللہ وجہہٗ۔ ابن ماجہ رحؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰ شمارہ ۱۲۲۲)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو اس رات میں کیا واقع ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے۔ اور اس رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

یعنی آسمان پر اور اسی رات میں نازل کیے جاتے ہیں بندوں کے رزق۔ حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔ حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں (یہ سُن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اور میں بھی اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہٗ اپنے فضل وکرم کے سایہ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔

(عائشہ صدیقہ رضہ۔ بیہقی رح در دعوات الکبیر مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ٢٤٠۔ شمارہ ١٢٢٠)

کہا ابو ہریرہ رضہ نے حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نصف شعبان المعظم کی رات میں اور کہا مجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا طرف آسمان کی فرمایا کہا میں نے اُن کو کیا ہے یہ رات کہا جبرئیل ؑ نے یہ ایک رات ہے کھولتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس میں تین سو ٣٠٠ دروازے رحمت کے دروازوں سے بخشتا ہے واسطے ہر شخص کے جو نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا یا اصرار کرنے والا بیاج اور زنا پر پس تحقیق یہ لوگ نہیں بخشے جاتے یہاں تک کہ توبہ کریں پس جب ہوا چوتھا حصہ رات کا اُترے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانم فدا اُٹھا لیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا پس اُٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھلے ہوئے ہیں اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشخبری ہووے اُس شخص کو جو رجوع کرے اس رات میں اور دوسرے دروازہ پر فرشتہ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہے پکارتا ہے خوشی ہو وے اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازے پہ
فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازہ پر
فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنے والوں کو اس رات میں اور پانچویں دروازے پہ
فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس کے لیے جو اس رات میں اللہ کے خوف سے رویا چھٹے
دروازے پہ فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں ۔ اور ساتویں دروازے پر
فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی سوال کرنے والا پس دیا جاوے سوال اس کا اور آٹھویں دروازے
پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا پس اُس کو بخشا جاوے پس کہا میں نے
اے جبرئیل علیہ السلام کب تک ہوں گے یہ دروازے کھلے ہوئے کہا جبرئیل علیہ السلام نے صبح کے
نکلنے تک اول رات سے ۔ پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ سبحانہٗ کے لیے اس رات میں آزاد
کیے ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے بے شمار بال (بنی) کلب کی بکریوں کے ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ صفحہ ۳۷-۳۳۶)

خبر دی مجھ کو ابونصر رضؓ نے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھ کو محمد بن احمد
حافظؒ نے کہا خبر کی ہم کو عبداللہ بن محمد رضؓ نے کہا خبر کی ہم کو ابو العباس ہروی رضؓ نے اور ابراہیم بن
محمد بن حسن رضؓ نے کہا دونوں نے خبر کی ہمکو ابو عامر دمشقی رضؓ نے کہا خبر کی ہمکو ولید بن مسلم رضؓ نے کہا
خبر دی مجھ کو ہشام بن عمار رضؓ نے اور سلمان بن مسلم رضؓ نے اور ان کے غیر نے مکحول رضؓ سے اور انہوں نے
حضرت عائشہ رضؓ سے تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضؓ کونسی رات
ہے یہ ۔ کہا حضرت عائشہ رضؓ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں ۔ پس
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی نصف کی رات ۔ اس میں اُٹھائے
جاتے ہیں دنیا کے اعمال اور بندوں کے اعمال اور اللہ کیلئے اس رات میں آزاد کیے
ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے باندازہ (بنی) کلب کی بکریوں کے بالوں کے
پس کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے آج رات ۔ کہا حضرت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

عائشہؓ نے کہا میں نے ہاں پس نماز پڑھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہلکا کیا قیام اور پڑھا الحمد اور سورۃ چھوٹی سی پھر سجدہ کیا نصف رات تک پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں پس پڑھا اس میں قریب قرأت پہلی رکعت کے پس تھا سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبح تک فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبض کر لیا ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پس جب دیر ہوگئی مجھ پر تو نزدیک ہوئی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ چھوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلووں کو پس ہلے پس سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے اپنے سجدہ میں :

اَعُوۡذُ بِعَفۡوِكَ مِنۡ عِقَابِكَ الخ

کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے سجدہ میں آج رات ایک چیز جو نہیں سنی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے وہ چیز کبھی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تم نے اس کو جان لیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھ لو تم ان کلموں کو اور سکھاؤ ان کو پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مجھے امر کیا ہے کہ یاد کروں (پڑھوں) میں ان کو سجدہ میں ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۳۶ - ۳۳۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

نصف شعبان المعظم کی رات کے قیام کے سجدہ میں بالخصوص ہر شب کو سجدہ میں بالعموم بلا ناغہ پڑھو۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ
پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیرے کے تیرے عذاب سے

وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے تیرے غصے سے

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے بزرگ ہے

وَجْهُكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً
ذات تیری۔ نہیں طاقت رکھتا ہیں صفت کی

عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی
تجھ پر تو ایسا ہے جیسا تونے تعریف کی

نَفْسِكَ ۱ بار
اپنی ذات کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو

صَلٰوةُ الْخَير نفل ۱۰۰ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۱ بار
بزرگی اور عزت والے ۔

لیکن جو نماز شعبان کی پندرھویں شب میں وارد ہے وہ سو رکعت ہے ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھنے کے ساتھ ہر رکعت میں دس بار اور اس نماز کو نمازِ خیر کہتے ہیں اور اس کی برکت پھیل جاتی ہے اور سلف (صالح) اس نماز کی جماعت کرایا کرتے تھے جس کے لیے جمع ہوتے اور اس نماز میں بڑی فضیلت ہے اور بے شمار ثواب اور حسن بصریؒ سے روایت ہے جو انہوں نے کہا خبر دی مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس اصحابؓ نے کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اسکی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار دیکھتا ہے ۔ اور ہر دیکھنے میں اسکی ایک حاجت پوری کرتا ہے سب سے چھوٹی حاجت بخشش ہے ۔ اور مستحب ہے کہ پڑھے اس نماز کو چودھویں رات بھی جس کا زندہ رکھنا مستحب ہے ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع محمد لقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۹ ـ ۳۴۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

اور خبر دی ہم کو ابو نصرؒ نے محمدؒ سے اُنہوں نے باپ اپنے سے ساتھ اسناد اپنی کے ہشام بن عروہؓ سے انہوں حضرت عائشہؓ سے، کہا کہ روزے رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے نہیں روزہ رکھیں گے اور شعبان میں روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا ہے کہ دیکھتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو شعبان میں پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ تحقیق یہ ایسا مہینہ ہے کہ لکھا جاتا ہے واسطے موت کے فرشتہ کے اس میں نام اس شخص کا کہ قبض کی جاتی ہے اس کی روح اس برس کے باقی دنوں میں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار ہوں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۲۹)

تحقیق روایت کی حضرت ابو ہریرہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ شعبان گناہوں کا دور کرنے والا ہے اور رمضان پاک کرنے والا ہے۔ اور فرمایا نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان مہینہ ہے درمیان رجب اور رمضان کے غافل ہیں لوگ اس کی فضیلت سے اور اس میں اُٹھائے جاتے ہیں لوگوں کے اعمال طرف رب العٰلمین کے۔ پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اُٹھایا جاوے عمل میرا اور میں روزہ دار ہوں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۳۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ جب شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو گر پڑتے تھے قرآن پر پڑھتے تھے اس کو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ تاکہ قوی ہو ساتھ اس کے ضعیف اور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے کاروار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اس پر حد قائم کرتے تھے اس کو ورنہ چھوڑتے تھے اس کا راستہ اور جاتے تھے سوداگر پس ادا کرتے تھے اس کو جوان پر ہوتی تھی اور پکڑتے تھے مال اپنے (قرض چکا دیتے اور وصول کر لیتے) یہاں تک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کے نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے۔

(غنیۃ الطالبین۔ مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ
صفحہ ۳۱ - ۳۳۰)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے روزے رکھنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ پھر شعبان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے ملا دیتے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۰۔ شمار ۲۱۵۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

رمضان المبارک (۲)

روزے — تمام ماہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس کے سر کے بال پریشان تھے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو خبر دیجیے کہ اللہ سبحانہٗ نے مجھ پر کس قدر نماز فرض کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں اگر تو کچھ نفل پڑھے (تو وہ اور بات ہے) پھر اس نے عرض کیا کہ مجھے خبر دیجیے کہ اللہ سبحانہٗ نے کس قدر روزے مجھ پر فرض کیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینے کے مگر تو کچھ نفلی روزے رکھے (تو وہ اور بات ہے!) پھر اس نے کہا کہ مجھ کو خبر دیجیے کہ اللہ سبحانہٗ نے کس قدر زکوٰۃ مجھ پر فرض کی ہے؟ حضرت طلحہ رضؓ کہتے ہیں پھر اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے تمام احکام سے آگاہ کیا تو اس نے کہا کہ اس کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بزرگی دی ہے کہ میں نہ کچھ زیادہ عبادت اپنی طرف سے کروں گا اور نہ جس قدر اللہ سبحانہٗ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اس میں کمی کروں گا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو کامیاب ہوگا۔ یا یہ فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳ - شمار ۱۷۴۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب روزہ افطار کرو، تو کہو

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ہر طرح حمد و شکر اللہ کے لئے ہے جس نے

اَعَانَنِيْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِيْ

میری روزہ رکھنے پر اعانت فرمائی (توفیق بخشی) اور مجھے

فَاَفْطَرْتُ ١ بار

رزق دیا تو میں نے اس سے افطار کیا

[2] ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ

پیاس بجھ گئی اور رگیں

الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ

تر ہو گئیں۔ اور ثواب ضرور ملے گا

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ١ بار

اگر اللہ نے چاہا۔

[3] اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى

اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے روزہ رکھا اور

رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ١ بار

تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا۔

[4] اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى

اے اللہ! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے

رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا

رزق سے افطار کیا پس تو ہم سے قبول فرما

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ١ بار

بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے

[1] حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت پڑھتے تھے :- الحمد للہ الذی الخ (عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۲۸ شمار ۴۷۹)

[2] حضرت ابن سالم المقفع رح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑتے اور جو زیادہ ہوتی اس کو کتر دیتے۔ اور کہا :- کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے :- ذهب الظمأ و ابتلت العروق الخ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ شمار ۲۰۸۴)

[3] حضرت معاذ بن زہرہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے :- اللهم لك صمت الخ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ شمار ۲۰۸۵)

[4] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم افطاری (روزہ) کے وقت پڑھتے تھے :- اللهم لك صمنا ..... الخ (عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۲۸ شمار ۴۸۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اے اللہ میں تیری رحمت سے
بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ
جو ہر چیز سے وسیع ہے سوال کرتا
شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ
ہوں کہ تو میرے گناہ
ذُنُوْبِيْ ۱ بار
بخش دے۔
بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ ۱ بار
اللہ تمہیں برکت دے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب افطار کرے تو کہے :
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ الخ

(ابن عمر رض - موقوفاً - حاکم رح - ابن ماجہ رح - ابن سنی رح حصن حصین صفحہ ۲۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور اگر مہمان روزہ دار ہو تو (دعوت کرنے والے کے حق میں) دعا کرے اور برکت مانگے یعنی بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ کہے۔

(ابن عمر رض - ابوداؤد رح - ابن ماجہ رح - ابوعوانہ رح - حصن حصین صفحہ ۲۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کے لیے نیک دعا کرے۔

(ابوہریرہ رض - ابوداؤد رح - ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶ - شمار ۲۱۷۹) -

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۴م فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب کسی کی دعوت میں) روزہ افطار کرتے تو ان لوگوں سے فرماتے: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ الخ

ابو داؤد رح ابن ماجہ رح عبد اللہ بن زبیر رض انس رض ابن حبان رح

حصن حصین صفحہ ۲۴۲

۵م حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں ہو اور (اس کے ساتھ) کوئی جہالت سے پیش آئے تو (روزہ دار) کہے: اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اِنِّيْ صَائِمٌ

عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۱۵ نمبر ۳۴۲

٥ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ
روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں
وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ
اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں
وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۱ بار
اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں۔
روزہ دار سے جب کوئی جہالت سے پیش آئے تو کہے
٥ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اِنِّيْ
میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں بیشک میں
صَائِمٌ ۱ بار
روزہ دار ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی پہلی رات آتے ہی شیطان اور شریر و سرکش جن زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور ایک پکارنے والا منادی کرتا ہے کہ بھلائی کرنے والو! (اور نیکی وسعادت کے طلبگارو!) آگے بڑھو (یعنی نیکی اور تقوٰی کے کاموں میں منہمک ہو جاؤ) اور اے بُرائی کرنے والو! رُک جاؤ۔ (یعنی اللہ کی نافرمانی اور بُرے کاموں سے باز آجاؤ) اور اللہ کیلئے کتنے دوزخ سے آزاد ہونیوالے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے

اس باب میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رض حضرت ابن مسعود رض اور حضرت سلمان رض سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور امام بخاری رح نے اس کو حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

مجاہدؓ کا قول بتایا ہے۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

(ابوہریرہ رض۔ ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۶۔ شمارہ ۶۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان میں جلدی مت کرو اسطرح کہ اس سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لو لیکن جو شخص اپنی عادت کے مطابق روزہ رکھتا ہو (اور وہ دن اس روز آجائے تو اس کے روزہ رکھنے میں کچھ ہرج نہیں) وہ روزہ رکھ لے۔

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

(ابوہریرہؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۷۔ شمارہ ۶۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور عید کا چاند دیکھ کر ہی افطار کرو) اگر تمہارے اور چاند کے درمیان ابر حائل ہو جاتے (یعنی بوجہ ابر چاند نظر نہ آئے) تو (رمضان یا شعبان کے) تیس دن پورے کرلو اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض حضرت ابو بکرہ رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابن عباس رض ۔ ترمذی رح۔)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۷۔ شمارہ ۶۱۰)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھنا شروع کردو اور جب تم چاند (عید الفطر کا) دیکھو تو روزہ ترک کردو پھر اگر تمہارے مطلع میں ابر ہو تو تم اس کے لیے اندازہ کرلو۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۵۔
شمارہ ۱۷۵۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضورِ اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل الطیب و الطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا ہاں۔ حضورِ اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال رضؓ لوگوں میں (جاکر) پکار دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ کے بارہ میں ایک مرد کی گواہی قبول کی جائے۔ امام ابن مبارکؒ امام شافعی رحؒ اور امام احمدؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ کم از کم دو مردوں کی گواہی سے روزہ رکھنا چاہیے۔ اور افطار کرنے کے بارے میں علماء کا کچھ اختلاف نہیں کہ دو مردوں کی گواہی سے افطار کیا جائے (یعنی عید منائی جائے۔)

(ترمذی شریف جلد اول۔ صفحہ ۱۲۸۔ شمارہ ۶۱۳)

حضرت کریبؓ کہتے ہیں کہ حضرت امِ فضل بنتِ حارث رضؓ نے مجھے ملک شام میں امیر معاویہ رضؓ کے پاس بھیجا پس میں شام میں آیا اور جو کام کرنا تھا کیا۔ رمضان کی چاند رات کو لوگوں نے چاند چاند پکارا میں اس شام کو شام ہی میں تھا۔ غرض میں نے چاند دیکھا اور یہ جمعہ کی رات تھی پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت ابن عباس رضؓ نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا پھر پوچھا کیا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا تھا اس لیے ہم تو روزے رکھتے جائیں گے اور پھر پورے تیس روزے رکھیں گے یا اگر چاند دیکھ لیں تو افطار کرلیں گے میں نے کہا کیا حضرت معاویہؓ کا دیکھنا اور روزہ رکھنا آپ کے لیے کافی نہیں؟ اُنھوں نے فرمایا نہیں ہم لوگوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ تمام شہر والوں کے لیے اپنے اپنے شہر کا چاند دیکھنا ضروری ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸ شمار ۶۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ لوگو! سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت جابر بن عبداللہ رض، حضرت ابن عباس رض، حضرت عمرو بن العاص رض، اور حضرت ابوالدرداء رض وغیرہ سے بھی روایت ہے حضرت انس رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

انس بن مالک رض - ترمذی رح۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ - شمار ۶۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔

ام المؤمنین حفصہ رض - ابوداود رح -

(ابوداود شریف جلد اول صفحہ ۱۴ ۵ - شمار ۲۱۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ تمہیں حضرت بلال رض کی اذان سحری (کھانے پینے) سے نہ روک دے اور نہ لمبی فجر (یعنی صبح کاذب جو لمبی ہوتی ہے چوڑی نہیں ہوتی) مگر ہاں وہ فجر جو اُفق میں پھیلی ہوتی ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے)۔

(سمرہ بن جندب رض - ترمذی رح۔
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ -
شمار ۶۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاؤ پیو تمہیں (سحری کھانے سے) چڑھنے والی روشنی (صبح کاذب) نہ چھڑا دے ۔ کھاؤ پیو جب تک کہ سُرخی چوڑی ہو کر نہ پھیلے ۔

اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رض ۔ حضرت ابوذر رض ، اور حضرت سمرہ رض سے بھی روایت ہے ۔ حضرت طلق بن علی رض کی حدیث اس روایت سے حسن وغریب ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب تک لال رنگ کی چوڑی صبح (صادق) نہ ہو جائے تب تک کھانا پینا حرام نہیں ہوتا ۔ تمام اہل علم اسی کے قائل ہیں ۔

(طلق بن علی رض ۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۰ ۔ شمار ۶۲۵)

حضرت زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے (حضرت انس رض کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان میں کس قدر فصل تھا انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں (کی تلاوت) کے ۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹ ۔ ۴۲۸ ۔ شمار ۱۷۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کریں گے ۔

سہل بن سعد رض ۔ بخاری رح

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۸ ۔ شمار ۱۸۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے تمام بندوں میں سب سے زیادہ اس بندہ سے محبت ہے جو سب سے جلدی روزہ افطار کرے ۔

(یہ حدیث حسن وغریب ہے) ۔

(ابوہریرہ رض ۔ ترمذی رح) ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۹ ۔ شمار ۶۲۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی کھولا کریں گے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کھولنے میں دیر کیا کرتے ہیں ۔

(ابوہریرہ رض - ابوداؤد رح - ابوداود شریف جلد اول صفحہ ۴۹۵ - شمار ۲۰۸۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اُس کے لیے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔ اور روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ نہیں گھٹایا جائے گا ۔

(زید بن خالد جہنی رض - دارمی رح - دارمی شریف صفحہ ۲۶۸ - شمار ۱۶۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور سے کرے اور اگر یہ نہ ملے تو پانی سے افطار کر لے کیونکہ یہ پاک چیز ہے ۔

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(سلمان بن عامر رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸ - شمار ۶۱۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے ۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت اور ایک خوشی قیامت کے روز ۔

ابوہریرہ رض - دارمی رح

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۶ - شمار ۱۷۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے (سپر) جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے ۔

(ابوہریرہ رض - نسائی رح

نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اُسے ریان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اس میں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جانے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب اس میں چلے جائیں گے پھر جب ان میں کا آخری آدمی بھی داخل ہو جائے گا وہ بند ہو جائے گا اور کوئی اس میں نہ جائے گا۔

سہل بن سعد رضؓ ۔ مسلم رحؒ

(مسلم شریف جلد سوم صفحہ ۴ - ۱۵۳)

حضرت ابو عبیدہ رضؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب تک اس کو نہ پھاڑے (یعنی جب تک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے۔ جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے)۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ (شیطانی حملہ کے لیے) ڈھال ہے۔

(ابو ہریرہ رضؓ ۔ دارمی رحؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۷۵۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابو ہریرہ رضؓ - ابن ماجہ رحؒ -)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۱ شمار ۱۹۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن میں روکے رکھا پس اس کے لیے میری سفارش کو قبول فرما اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول کر پس ان کی سفارشیں قبول کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

کی جائیں گی۔

(عبداللہ بن عمر رضؓ۔ بیہقی رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ٣٣٩ ۔ شمارہ ١٨٥٤)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہے کہ روزہ سووہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشات اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بُو روزہ دار کے مُنہ کی اللہ تبارک وتعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مشک سے۔

(ابو ہریرہ رضؓ۔ مسلم رحؒ)

(مسلم شریف۔ جلد سوم۔ صفحہ ١٥٢)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔

(ابن عباس رضؓ۔ بیہقی رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ٣٤٠ ۔ شمار ١٨٥٧)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس واکمل صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فائدہ رسانی میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان میں سخی ہوجاتے تھے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے اور حضرت جبرئیلؑ رمضان کی ہر شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن کریم سنایا کرتے تھے غرض حضرت جبرئیلؑ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ
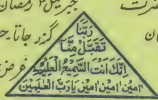
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ نیکی میں سخی ہو جاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۵ ۔ شمار ۱۷۵۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ (عذاب الٰہی کے لیے) سپر ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیے کہ فحش بات نہ کہے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اُسے گالی دے تو اُسے چاہیے کہ دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لیے چھوڑ دیتا ہے روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (لیکن روزہ کا اس سے زیادہ ملے گا)۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۴ ۔ شمار ۱۷۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زُور (جھوٹ بات) نہیں چھوڑی اور نہ اس پر عمل کرنا چھوڑا تو اللہ سبحانہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔
اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔
(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ ۔ شمار ۶۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام کر کے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ بخاری رحؒ)

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۵
شمار ۱۷۵۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ حالتِ احرام پچھنے لگوائے اور بحالتِ صوم بھی پچھنے لگوائے ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۳ ۔ شمار ۱۷۸۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں سینگی کھچوائی ۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۳ ۔ شمار ۷۶۳)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر قے غلبہ کرے روزہ میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے از خود قے کیا اس پر قضا ہے ۔

(ابوہریرہ رض ۔ ابو داؤد درج)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۹۹ ۔ شمار ۲۱۰۴)

حضرت لقیط بن صبرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (مستحبات) وضو بتلائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو، ناک میں پانی دور تک چڑھاؤ ۔ مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو (یعنی روزہ کی حالت میں ناک میں دور تک پانی نہ ڈالو) ۔

(یہ حدیث حسن وصحیح ہے) ۔

علما، روزہ کی حالت میں ناک میں پانی چڑھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ اس حدیث سے اس قول کو تقویت ملتی ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمار ۷۰۵)

حضرت انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میری آنکھوں میں شکایت ہے (یعنی دکھنے آگئی ہیں) میں روزہ سے بھی ہوں کیا میں سُرمہ لگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

سکتا ہوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ۔ اس باب میں حضرت ابو رافع رض سے بھی روایت ہے حضرت انس رض کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی ابو عاتکہ ضعیف ہے۔ اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر کچھ بھی ثابت نہیں۔ روزہ دار کے سرمہ لگانے کے بارہ علماء کا اختلاف ہے بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام سفیان ثوری رح، امام ابن مبارک رح، امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا یہی مذہب ہے ۔ اور بعضوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ اور امام شافعی رح کا یہی مذہب ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمارہ ۶۴۴)

حضرت عامر بن ربیعہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ اس کی گنتی نہیں بتا سکتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رض کی حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ دار شوق سے مسواک کر سکتا ہے۔ مگر بعض علماء تر و تازہ لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، اور دن کی آخری گھڑیوں میں بھی مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں ۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح شام کے وقت مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعی رح کے نزدیک صبح اور شام کسی وقت مسواک کرنے میں کوئی ہرج نہیں (یعنی روزہ دار جس وقت چاہے مسواک کر سکتا ہے) اور امام احمد رح اور امام اسحٰق رح دوپہر کے بعد مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴۔ شمارہ ۶۴۳)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے تو (ہم نے دیکھا کہ) روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہ سمجھتا تھا اور نہ بے روزہ والا روزہ دار کو برا سمجھتا تھا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۳۴ - شمارہ ۱۷۹۶) -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور روز پیٹ بھر کھانا ملتا ہو تو اس کو چاہیے کہ رمضان کا مہینہ (جہاں) آجاوے وہیں روزہ رکھے۔

(سلمہ رض - ابو داؤد رح)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ - ۵۰۴ شمارہ ۲۱۳۱)

حضرت ابوہریرہ رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرلے کیونکہ یہ تو اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۱ شمارہ ۱۷۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بغیر کسی رخصت و اجازت کے اور بغیر کسی بیماری کے (روزہ) افطار کرلیا تو عمر بھر کے روزے اس کی تلافی نہ کرسکیں گے اگرچہ وہ سارے زمانہ کے روزے رکھ لے۔

حضرت ابوہریرہ رض کی اس حدیث کو ہم صرف اسی اسناد سے جانتے ہیں۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۳ شمارہ ۷۴۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ (روزے میں) وصل نہ کرو۔ حضرات صحابہ رض نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصل کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں اور فرمایا کہ مجھے کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور پانی پلا دیا جاتا ہے یا یہ فرمایا کہ میں رات کو سوتا ہوں تو مجھے کھلا پلا دیا جاتا ہے۔

(انس رض - بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۹ شمارہ ۱۸۱۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! صوم وصال سے بچو دو مرتبہ (یہی فرمایا)
کسی نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا میں رات کو سو جاتا ہوں تو میرا
پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے لہٰذا تم اسی قدر عبادت اپنے ذمے لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔

(ابوہریرہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۹ ۔ شمارہ ۱۸۱۵)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مرگئی اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہیں کیا میں
اس کی طرف سے قضا رکھ لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اللہ کا قرض ادا کرنا زیادہ استحقاق
رکھتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۶ - ۴۳۵ - شمارہ ۱۸۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرجائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو
تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

(عائشہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۳۵ ۔ شمارہ ۱۸۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عبداللہ رض! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں دی گئی کہ تم (ہمیشہ) دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز
پڑھتے ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اب نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی نہ رکھو اور تھوڑی دیر نماز پڑھو اور تھوڑی دیر سو رہو
اس لیے کہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق
ہے اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

مہمانوں کا بھی حق ہے اور تمہیں کافی ہے کہ تم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے پس وہ تین روزے پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے ۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روزوں کی خواہش کی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے کچھ زیادہ کے لیے ہرگز اجازت نہ دی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت حاصل ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے مثل روزے رکھ لیا کرو ۔ اور اس سے زیادہ نہ رکھو میں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف سال ۔ حضرت ابو سلمہؓ (راوی) کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہؓ بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے کہ اے کاش میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی (اب مجھ سے اس قدر روزے نہیں رکھے جاتے) ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲ - ۱۴۱ ۔ شمارہ ۱۸۲۴)

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا ۔ جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا ہی، اور نہ چھوڑا ہی ۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۳ ۔ شمارہ ۱۷۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سب روزوں میں اللہ سبحانہٗ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پسند ہیں اور سب نمازوں میں ان کی نماز اللہ سبحانہٗ کو زیادہ پسند ہے ۔ وہ پہلے آدھی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتے تھے پھر چھٹا حصّہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں) ۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۳ ۔ شمارہ ۲۱۶۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے راستہ میں (یعنی دوران جہاد وغیرہ میں) کسی دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی (وسیع) خندق بنا دے گا جیسی کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

(ابو امامہ رض۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷۔ شمارہ ۱۵۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے اللہ سبحانہٗ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا کہ کوّا بچپن سے بڑھاپے تک اُڑے۔

(ابو ہریرہ رض۔ احمد رح۔ بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۲۔ شمارہ ۱۹۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم سے اس روزے کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا۔

(ابو ہریرہ رض۔ نسائی رح)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۵۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تَرَاوِيْح

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی (یعنی تراویح کی) ترغیب دلایا کرتے تھے بغیر اس کے کہ لوگوں کو سختی کے ساتھ حکم فرمائیں اور فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں ایمان و ثواب کی نیت سے کھڑا ہوگا (یعنی خلوص دل کے ساتھ تراویح پڑھے گا) اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک تراویح کا یہی طریقہ رہا پھر حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا پھر حضرت عمر فاروق رض کی خلافت کے شروع میں بھی یہی طریقہ رہا۔

اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بھی روایت ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ١٥٩ ۔ شمارہ ٧٢٣)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص رمضان میں بہ حالتِ ایمان ثواب سمجھ کر نماز شب پڑھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ زہری رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی حالت رہی۔ پھر حضرت ابوبکر رض کی خلافت میں اور حضرت عمر رض کی شروع خلافت میں اسی پر عمل رہا۔ زہری رض عروہ بن زبیر رض سے وہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے میں ایک شب رمضان میں حضرت عمر بن خطاب رض کے ہمراہ مسجد گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کسی کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمر رض نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کر دوں تو بہت مناسب ہو۔ پھر اس رائے کو پختہ کر لیا اور سب کو حضرت ابی بن کعب رض کے پیچھے جمع کر دیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

پھر میں ایک دوسری رات حضرت عمر رضؓ کے ہمراہ مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں ۔ حضرت عمر رضؓ نے (یہ دیکھ کر) کہا " یہ کیا عمدہ بدعت ہے اور جس چیز سے غافل ہو کر تم سو رہتے ہو وہ اس سے افضل ہے جس کا تم اہتمام کرتے ہو " مراد آپ کی اخیر شب تھی اور لوگ اول شب میں عبادت کیا کرتے تھے ۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اول ۔ صفحہ ۴۸ ۔ ۴۴۷ ۔ شمارہ ۱۸۵۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کو ایک شب باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی اور کچھ دوسرے لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اور زیادہ چرچا کیا تو مسجد میں تیسری رات کو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے ۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد لوگوں پر تنگ ہو گئی (لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو باہر تشریف نہ لے گئے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تشہد کے بعد فرمایا کہ " امابعد " مجھ پر تمہارا یہاں موجود ہونا مخفی نہ تھا مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ ۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور یہی حال رہا ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۴۸ ۔
شمارہ ۱۸۵۶) ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت سائب بن یزید رض سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر رض نے حضرت ابی بن کعب رض اور حضرت تمیم داری رض کو گیارہ رکعت پڑھانے کا۔ کہا حضرت سائب رض بن یزید نے کہ امام پڑھتا تھا سو سو آیتیں ایک رکعت میں یہاں تک کہ ہم سہارا لگاتے تھے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تھے ہم مگر قریب فجر کے۔

(مؤطا شریف صفحہ ۱۱۸)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رض سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کس طرح ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں اور غیر رمضان المبارک میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے تھے مگر تو اُن کی درازی کی کیفیت نہ پوچھ پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور تو اُن کی خوبی اور اُن کی درازی کی کیفیت نہ پوچھ۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رض! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(اس سے مراد نماز تہجد ہے) (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۸۴۔ شمارہ ۱۸۵۷)

حضرت یزید بن رومان رض سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمر رض کے زمانے میں تئیس ۲۳ رکعتیں۔ (بیس تراویح، تین رکعت وتر)

(مؤطا شریف صفحہ ۱۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

لیلۃ القدر

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایماندار ہو کر بغرض ثواب شب بیداری کرے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص رمضان کے روزے بحالت ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(ابوہریرہ رضؓ - بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۵ - شمار ۱۷۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(عائشہ رضؓ - بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۴۹ - شمار ۱۸۶۱)

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے مگر وہ شخص جو بے نصیب ہے۔

(انس بن مالک رضؓ - ابن ماجہ رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹ - شمار ۱۸۵۵)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا - تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ازاربند مضبوط باندھ لیتے اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۵۰ - شمار ۱۸۶۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کے اخیر دہے میں جب نو راتیں باقی رہیں (یعنی اکیسویں شب کو) اور جب سات راتیں باقی رہیں (یعنی تیئسویں شب کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہیں (یعنی پچیسویں شب کو)

(ابن عباس رضؓ - ابوداؤد رحؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳ - شمارہ ۱۲۱۰)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھے شب قدر معلوم ہوگئی تھی مگر دو آدمیوں نے غل مچایا تو میں بھول گیا پس ڈھونڈھو اس کو اکیسویں اور تیئسویں اور پچیسویں شب میں یا اُنتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں۔

(مؤطا امام مالک رحؒ صفحہ ۶۵-۲۶۴)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے عبادت و طاعت میں اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔

(عائشہ رضؓ - مسلم رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۴ - شمارہ ۱۹۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہٗ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب اُن کی یعنی مسلمانوں کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہٗ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

پھر وہ گھروں سے دُعا کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ، اور اپنی بلند منزلت کی میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہ، فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں کہ اُن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(انس رضہ۔ بیہقی رح) (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۵۔ شمار ۱۹۸۳۔)

مجھ کو خبر دی ابونصر رض نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمد رح نے کہا حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد رضہ نے کہا حدیث بیان کی ابوالقاسم بن عبداللہ بن محمد رض نے کہا۔ حدیث بیان کی حسن بن ابراہیم بن یسار رض نے، اور ابراہیم بن محمد بن حارث رض نے، دونوں نے کہا حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب رض نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن محمد رض نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولید رضہ نے کہا حدیث بیان کی حماد بن سلیمان رضہ نے اُنہوں نے حسن رضہ سے اُنہوں نے ضحاک بن مزاحم رض سے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے کہا سُنا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کہ) بہشت صاف کی جاتی ہے اور مزیّن کی جاتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رمضان کے لیے۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس کو مثیرہ کہتے ہیں جس سے جنت کے پتے اور دہلیزوں کے حلقے ہلتے ہیں پھر اس سے ایک آوازہ نکلتا ہے کہ سُننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سُنا پھر آراستہ ہوتی ہیں حوریں آکر کھڑی ہوتی ہیں بالاخانوں میں۔ پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ کی طرف پھر وہ اس کا نکاح کر دے (ہم سے) پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے وہ ان کو جواب دیتا ہے اے نیک بخت خوبصورت تو! یہ رمضان کی پہلی رات ہے جنت کے دروازے (کھول دیے گئے) ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے روزہ داروں کے لیے۔ اے جبرئیل ع! اُتر زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور ان کو طوق ڈال

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پھر دریاؤں کے گرداپوں میں ڈال دے تاکہ میرے دوست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر ان کے روزے نہ بگاڑیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات میں تین مرتبہ فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے جو میں اُس کو دوں اس کا سوال، کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں۔ کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں وہ کون ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں، وہ کون ہے جو بے پرواہ کو جو نادار نہیں ہے اور وفا کرنیوالا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے ہر دن میں اللہ تعالیٰ افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں۔ جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے۔ جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں۔ جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے۔ جتنے پہلے دن سے آخر دن تک آزاد کئے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو فرماتا ہے، پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتے ہیں، اور انکے ساتھ سنہری جھنڈا ہوتا ہے پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں اور ان کے چھ سو پر ہیں نہیں کھولتے مگر لیلۃ القدر میں پھر ان کو کھولتے ہیں اس رات میں پھر تجاوز کرتے ہیں مشرق اور مغرب میں اور جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم کرتے ہیں کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ ان کے درمیان داخل ہو جاتے ہیں اور ہر قیام کرنے والے نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں صبح صادق تک پھر جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہیں اے اولیاء کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے مسلمانوں کی حاجتوں میں پھر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا مگر چار شخصوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ چار یہ ہیں۔ ہمیشہ شراب پینے والا، اور ماں باپ کا نافرمان، اور قاطع رحم، اور مشاحن۔ سوال کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاحن کون ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنیوالا۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

جب فطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام جائزہ (شب انعام) رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے پھر وہ زمین پر اُترتے ہیں اور کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو اللہ کی ساری مخلوقات جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت رب کریم کی طرف نکلو وہ بہت دیتا ہے اور بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ جب عید گاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرلے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے اُن کو اُن کی مزدوری۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے ان کے رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھ سے اپنی اس جماعت میں آخرت کے لیے کچھ نہ مانگو گے مگر میں ضرور دوں گا اور نہ دنیا کے لیے مگر اس کی طرف دیکھوں گا اور مجھے (اپنی) عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالوں گا جب تک تم مجھ سے ڈرو گے۔ مجھے عزت کی قسم میں تمہیں خوار نہ کروں گا اصحاب الحدود (دنیوی سزا پانے والوں) کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے۔ تم نے مجھ کو راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا۔ فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت کو رمضان المبارک میں افطار کے وقت دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ)

(صفحہ ۳۴۴ - ۳۴۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

لیلۃ القدر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا ہے معافی سے

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ ۱ بار
محبت رکھتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شب کو شب قدر ہے تو اس میں کیا کہوں؟ (یعنی کیا دعا مانگوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ الخ

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۵ شمار ۱۳۶۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اعتکاف

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے آخر دس دنوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے آخر زندگی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ رہا۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب رض حضرت ابو لیلیٰ رض، حضرت ابو سعید رض، حضرت انس رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت عائشہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمارہ ۷۰۷)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔

بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد اگر اعتکاف کرنا چاہے تو صبح کی نماز پڑھے پھر اعتکاف میں داخل ہو۔ امام احمد بن حنبل رح اور امام اسحٰق بن ابراہیم رح کا یہی مسئلہ ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس دن سے اعتکاف کرنا چاہتا ہے۔ اسکی پہلی رات کا سورج غروب ہوتے ہی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جانا چاہیے (یعنی مغرب سے کچھ دیر پہلے اعتکاف میں بیٹھ جائے)۔ امام سفیان ثوری رح اور مالک بن انس رح کا یہی مسئلہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمارہ ۷۰۸)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اس کا حال۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ابن عیسیٰ رحمۃ اللہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے تھے حالتِ اعتکاف میں

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۸ ۔ شمار ۲۱۸۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کیا کرتے یہاں تک کے اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۵۱ ۔ شمار ۱۸۶۹)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۵ ۔ ۴۵۴ ۔ شمار ۱۸۸۶)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ باز رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کیجاتی ہیں اس کیلئے نیکیاں ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۶ ۔ شمار ۱۹۹۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے۔ اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کے واسطے نکلے سوائے ضروریات کے کام کے (یعنی پیشاب و پاخانہ وغیرہ کیلئے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۸ شمار ۲۱۹۰)

(امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اعتکاف اس مسجد میں صحیح ہے جس میں پانچوں نمازیں پڑھی جاتی ہوں اور امام اور مؤذن مقرر ہو

شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۲۰۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

ایّام بیض

حضرت ملحان القیسی رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں۔ تیرھوئیں، چودھوئیں، پندرھویں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔ (بیض جمع ابیض کی ان دنوں میں رات کی چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے ان کو ایام بیض کہتے ہیں)۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ ۔ شمارہ ۲۱۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابو ذر رض جب تم مہینہ کے تین روزے رکھو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو رکھو۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رض حضرت عبداللہ بن عمر رض حضرت عبداللہ ابن مسعود رض، حضرت ابن عباس رض، حضرت عائشہ رض، حضرت عثمان بن ابی العاص رض اور حضرت جریر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ذر رض کی حدیث حسن ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے اُس نے گویا عمر بھر روزے رکھے۔

(ابو ذر رض ۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۱ ۔ شمارہ ۶۷۹)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پہلے پیر کو دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو۔

(النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے ہر ماہ کے تین دن روزے رکھے تو گویا اُس نے تمام عمر روزے رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

چنانچہ اللہ سبحانہ نے بھی اپنی کتاب میں اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ فرمایا جو کوئی ایک نیکی لائے گا ہم اس کو اس کے بدلہ دس نیکیوں کا ثواب دیں گے لہٰذا ایک دن کا روزہ دس دن کے روزوں کے برابر ہوا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوہریرہ رض سے بھی مروی ہے۔

(ابوذر رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۱ - شمارہ ۶۸۰)

روایت کی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ رض نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب سے سُنا فرماتے تھے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دوپہر کے وقت اور (اُس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک میں تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جواب دیا پھر فرمایا اے علی رض یہ جبرئیل ع تجھے سلام کہتے ہیں میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل ع پر سلام ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا فرمایا اے علی رض! تجھے جبرئیل ع کہتے ہیں ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر و تمہارے لیے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی جائے گی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن کے بدلے لاکھ سال کی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثواب خاص میرے (ہی) لیے ہے یا عام لوگوں کے لیے (بھی) فرمایا اے علی رض! اللہ تجھے یہ ثواب دے گا اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے (اُسے بھی)۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا ایام بیض تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں۔

عنترہ رض کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کس لیے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

تو دھوپ کی وجہ سے ان کا بدن کالا ہو گیا پھر ان کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے اور بولے اے آدم علیہ السلام آپ چاہتے ہیں آپ کا بدن سفید ہو جائے بولے ہاں ۔ فرمایا تو ہر مہینے کی تیرھویں ، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھو پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن روزہ رکھا ان کا تیسرا حصّہ بدن کا سفید ہو گیا ۔ پھر دوسرے دن روزہ رکھا پھر دو حصّے بدن سفید ہو گیا پھر تیسرے دن رکھا پھر سارا بدن سفید ہو گیا اس لیے ایام بیض سے یہ دن نام زد ہوئے ۔ پھر آدم علیہ السلام اُن سے ہیں جن پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روزہ فرض ہوا ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ ھ ۔ صفحہ ۳۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی جماعت کے پاس مہمان ہو وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے ۔

ہشام بن عروہؓ سے کسی معتبر آدمی نے یہ روایت نہیں کی ۔ حضرت عائشہ رضؓ کی اسی مضمون کی ایک اور حدیث ہے اور یہ حدیث بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ۔

(عائشہ رضؓ ۔ ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف ۔ جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمار ۷۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں ۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ ابوداؤد رحؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول ۔ صفحہ ۵۱۷ شمار ۲۱۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان المبارک کے علاوہ اور کسی دن مرد کے موجود رہتے ہوئے مرد کی اجازت کے بغیر عورت روزہ نہ رکھے ۔

اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابو ہریرہ رضؓ ۔ ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اول ۔ صفحہ ۱۵۴ ۔ شمار ۷۰۰)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اور حضرت حفصہ رضؓ نے روزہ رکھا ۔ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہم دونوں کو اس کی خواہش ہوئی آخر ہم نے اس میں سے کھا لیا اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت حفصہ رضؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کلام میں مجھ سے سبقت کی (یعنی مجھ سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ماجرا کہنے لگیں) اور وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی اپنے باپ کی طرح تھیں) انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں نے روزہ رکھا تھا ہمارے سامنے کھانا آیا ہمیں اس کی خواہش ہوئی اور اس کھانے میں سے ہم نے کھا لیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں اسکی جگہ قضا کر لینا (یعنی اس روزہ کی قضا پھر کسی دن کر لینا) بعض صحابہؓ اور تابعین رحؒ اسی طرف گئے ہیں کہ نفل روزہ توڑ دے تو پھر اس کی قضا کر لے ۔ امام مالک بن انس رضؓ کا یہی قول ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۶ ۔ شمار ۶۵۳)

حضرت ام ہانی رضؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے اور کچھ شربت پینے کے لیے مانگا اور اس میں سے کچھ پیا پھر حضرت ام ہانی رضؓ کو دیا انہوں نے بھی پیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو روزہ دار تھی ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفل روزہ رکھنے والا اپنا امانت دار اور مختار ہے ۔ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے روزہ توڑ دے ۔ اور کئی راویوں سے یوں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امین اپنا امین ہے یا اپنا امیر ہے یعنی راوی کو شک ہے کہ فرمایا ہے یا اس کی جگہ امیر فرمایا ہے ۔

(ترمذی شریف ۔ جلد اول صفحہ ۱۴۵ ۔ شمار ۶۵۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب روزہ دار کے نزدیک روزہ نہ رکھنے والے کھاتے ہیں تو روزہ دار پر فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(اُم عمارہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ - شمار ۷۰۲)

حضرت اُم عمارہ رض بنت کعب سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بُلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ۔ اُنہوں نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ فارغ ہو جائیں۔ اور اکثر اوقات یوں کہا کہ وہ اپنے کھانے سے فارغ ہو جائیں۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۲ - شمار ۱۷۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیر اور جمعرات کے دن (بندوں کے اعمال (اللہ سبحانہ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ کی حالت میں پیش کیے جائیں۔

حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث اس باب میں حسن اور غریب ہے۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ - شمار ۶۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی روزہ رکھ لے اور ایسا نہ کرے تو جمعہ کا روزہ نہ رکھے۔

اس باب میں حضرت علی رض، حضرت جابر رض، حضرت انس رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر صرف جمعہ کا روزہ رکھے اور نہ اس سے پہلے رکھے اور نہ اس کے بعد تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اسی کے قائل ہیں

(ابوہریرہ رضؓ - ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف - جلد اول صفحہ ۱۴۸ - ۱۴۷ - شمار ۶۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کرو مگر ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے۔

(ابوہریرہ رضؓ مسلم رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۰ - شمار - ۱۹۴۲)

حضرت عبداللہ بن بسر رضؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن وہی روزہ رکھو جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو کہ انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے سوا (کھانے کو) کچھ نہ ہو تو وہی چبالے (مگر روزہ نہ رکھے) یہ حدیث حسن ہے اور اس کی کراہیت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی صرف اسی دن روزہ رکھنا اپنے لیے مخصوص کر لے کیونکہ یہود اس دن کی تعظیم کرتے ہیں (اور ان سے مشابہت ہوتی ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ - شمار ۶۶۲)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی باب میں حضرت عمر فاروق رضؓ، حضرت علی رضؓ، حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ، حضرت ابوہریرہ رضؓ، حضرت عقبہ بن عامر رضؓ اور حضرت انس رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوسعید رضؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۲ شمار ۷۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا دن اور بقرعید کا دن اور ایام تشریق کے اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ دن کھانے اور پینے کے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ف :- مگر عرفے کے دن جب عرفات میں نہ ہو۔ تو روزہ درست ہے۔

(عقبہ بن عامر رضؓ - ابو داؤد رحؒ) (ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۶ - شمارہ ۲۱۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریق کے دن یعنی دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ذی الحجہ کی) کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ کی یاد کرنے کے دن۔

(نبیشۃ ہذلی رضؓ - مسلم رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹ - شمارہ ۱۹۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ اس دن کا ہے جس روز تم سب روزہ رکھو اور عید الفطر اس دن ہے جب تم سب عید الفطر مناؤ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس روز تم سب قربانی کرو۔ (یہ حدیث غریب وحسن ہے)۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ روزے اور عید کے لیے جماعت کا ہونا ضروری ہے یعنی بڑا مجمع ہونا ضروری ہے۔

(ابو ہریرہ رضؓ - ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۹ - شمارہ ۶۱۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

العیدین

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ عید گاہ کی طرف پیدل چلنا اور جانے سے پہلے کچھ کھالینا سنت میں سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عید گاہ کو پیدل جانا چاہیے اور جب تک کوئی عذر نہ ہو سوار ہو کر نہ جائیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد اول صفحہ ۱۰۷۔ شمارہ ۴۷۳)

حضرت بریدہ رضؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز (عید گاہ) جانے سے پہلے کھانا کھاتے تھے اور جب بقر عید کا ہوتا تو نہیں کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ (عید گاہ سے) لَوٹ کر اپنی قربانی (کے گوشت میں) سے کھاتے تھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۵۴ شمار ۱۵۸۹)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عید گاہ جانے سے پہلے کھجوروں سے روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹۔ شمارہ ۴۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے ایک استبرق (یعنی ریشم کا بنا ہوا) کا جُبّہ جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا خرید لیا اور اس کو خرید کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیجئے اس سے عید کیلیے اور وفدوں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کے لیے زینت کیا کیجیے تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کچھ حصّہ نہ ہو پھر جس قدر اللہ نے چاہا حضرت عمر رض ٹھہرے رہے بعد اس کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دیباج کا حلّہ بھیجا تو حضرت عمر رض اس کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ تو اسی شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کچھ حصّہ نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جُبّہ بھیجا تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بیچ ڈالو اور اس سے اپنا کام نکالو۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۳ شمارہ ۸۸۷)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز دن نہ چڑھنے دیتے تھے یہاں تک کہ چند چھوارے کھا لیتے اور حضرت مرجّا بن رجا رض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن ابوبکر رض نے کہا مجھ سے حضرت انس رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی مضمون) نقل کیا (مگر اس میں اتنی بات) اور (زیادہ تھی کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق چھوارے کھاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۴۔ شمارہ ۸۹۱)

حضرت جابر بن سمرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ دونوں عیدیں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہیں۔

اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ رض اور حضرت ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابر بن سمرہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے اور صحابہ رض و تابعین رح کا اسی پر عمل ہے کہ نہ تو عیدین کے لیے اذان دی جائے اور نہ نفل کے لیے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۶۔۱۰۷۔ شمارہ ۴۷۵)

حضرت عمر رض نے فرمایا عید الاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور جمعے کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں قصر نہیں حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ۔　　　　　　　（نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۸）

حضرت مسروق رح سے روایت ہے ۔ کہ ہم کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سکھاتے تھے تکبیر عیدین ہیں نو تکبیریں ۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں ، اور اس سے مراد یہ ہے ۔ کہ ایک تکبیر تحریمہ کی ، اور تین عیدین کی اور ایک رکوع کی اول رکعت میں ، اور دوسری میں ایک رکوع کی اور تین عیدین کی ۔　　　（مسروق رح ۔ ابن ابی شیبہ رح (باسناد صحیح) شرح وقایہ نور الہدایہ جلد اول ص[۱۲۱]）

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے (یعنی عیدگاہ جاتے) تو دوسرے راستہ سے واپس آتے ۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رض اور حضرت ابو رافع رض سے بھی روایت ہے ۔ حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث حسن وغریب ہے ۔ بعض راویوں رض نے یہی حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے ۔ بعض علماء نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کو مستحب بتایا ہے ۔ کہ امام ایک راستہ سے عیدگاہ جائے اور دوسرے راستہ سے واپس آئے ۔ امام شافعی رح کا یہی قول ہے ۔ حضرت جابر رض کی حدیث زیادہ صحیح ہے　　　（ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ شمار ۴۸۲）

حضرت نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھتے اور جب کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے ۔

（نسائی شریف ۔ جلد اول صفحہ ۳۹۹）

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رض سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رض نے حضرت ابو واقد لیثی رض سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے ؟ اُنھوں نے کہا کہ سورۂ قٓ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ ابو واقد لیثی رض کا نام حارث ابن عوف رض ہے ۔

（ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۴۷۷）۔

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھ لیتے تھے پھر بعد نماز کے خطبہ پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵ - شمارہ ۸۹۵)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عید گاہ) گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بعد اس کے خطبہ پڑھا اور پھر عورتوں (کی صف) کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸ - شمارہ ۹۱۰)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (سُترے کے لیے) حربہ گاڑ دیا جاتا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸ - شمارہ ۹۰۷)

حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عید گاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف مُنہ کر لیتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے۔ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صدقہ دو تین بار۔ سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۰)

حضرت عبداللہ بن السائب رض سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے جس کا جی چاہے خطبہ سننے کے لیے بیٹھے اور جس کا جی چاہے چلا جائے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۷۱ شمارہ ۱۰۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے ساتھی کو کہے "چپ رہ" اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا)۔

(ابوہریرہ رضؓ۔ نسائی رحؒ)

(نسائی شریف جلد اول۔ صفحہ ۴۰۱)

حضرت ابو کامل احمسی رضؓ سے روایت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھا نکیل اونٹ کی۔

(نسائی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۰ - ۳۹۹)

حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا تو فرمایا کہ سب سے پہلا کام جو ہم اپنے اس دن میں کریں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس ہو کر قربانی کریں تو جس نے ایسا کیا وہ بے شک ہمارے طریقہ پر پہنچ گیا۔ اور جس نے ابھی نماز پڑھنے سے پیشتر قربانی کرلی تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ (اس کی قربانی) ایک گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی سے تیار کرلیا قربانی میں شمار نہیں ہے تو میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضؓ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کرلیا ہے اور میرے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے جو سال بھر کے بکرے سے بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس کے عوض میں کردو اور یہ بات تمہارے سوا کسی کے لیے ہرگز کافی نہیں۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۷ - ۲۱۶ - شمارہ ۹۰۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عیدگاہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے، حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہ رضؓ اور تابعینؒ کا اسی پہ عمل ہے۔ امام شافعی رحؒ امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ اسی کے قائل ہیں۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

عید سے پہلے بھی نماز ہے اور بعد میں بھی مگر ان دونوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے (یعنی عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۴۷۹)

حضرت ابی عمیر رضؓ نے اپنے چچاؤں سے سُنا وہ اصحابؓ تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنہوں نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو روزہ کھول ڈالنے کا۔ اور جب صبح ہو تو عید گاہ کو چلنے کا۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ شمار ۱۰۰۴)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی (عید گاہ میں نہ گئے)۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ شمار ۱۰۰۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

زکوٰۃ الفطر

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے لیے چھواروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور بچہ اور بڈھے پر فرض فرمایا ہے اور لوگوں پر نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کر دینے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۲ ۔ شمارہ ۱۳۹۵)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود تھے۔ تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) ہم لوگ زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا۔ یا ایک صاع جَو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع گیہوں، یا ایک صاع سوکھے انگور (منقیٰ) یا ایک صاع پنیر نکالا کرتے تھے۔ (ہم برابر اسی طرح صدقۂ فطر نکالتے رہے) لیکن جب امیر معاویہ رضؓ مدینہ میں آئے تو اُنہوں نے (اس میں) کلام کیا اُنہوں نے لوگوں سے جو باتیں کیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں شام کے دو مُد گیہوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ایک صاع کے برابر ہیں (دو مد آدھے صاع کے ہوتے ہیں) لوگوں نے یہی بات اختیار کر لی۔ حضرت ابوسعید رضؓ فرماتے ہیں کہ مگر میں جیسے پہلے نکالا کرتا تھا اُسی طرح اب بھی نکالتا ہوں (یعنی میں نے امیر معاویہ رضؓ کی رائے قبول نہیں کی)۔

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ بعض علمار کا اسی پر عمل ہے کہ ہر چیز ایک صاع (یعنی چار مُد چار سیر چھ چھٹانک اور ایک تولہ کا ہوتا ہے) ہونی چاہیے۔ امام شافعی رح، امام احمد رح، اور امام اسحٰق رح کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ رضؓ اور تابعین رح نے کہا ہے کہ ہر چیز ایک صاع دیتا مگر گیہوں آدھا صاع دیتا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کافی ہے۔ امام سفیان ثوری رح اور امام ابن مبارک رح اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے کہ گیہوں نصف صاع دیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۵ - ۱۳۴ - شمارہ ۵۹۵)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رض یا حضرت ثعلبہ بن عبداللہ رض سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے (ہر ایک کی طرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اُس کو پاک کرے گا اور جو فقیر ہے اُس کو اللہ اس سے زیادہ دے گا جتنا اُس نے دیا ہے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۹ - شمارہ ۱۴۲۱)

حضرت عمرو بن شعیب رض کے دادا رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے فراخ رستوں میں ایک منادی کرنے والا بھیجا (اس بات کی منادی کرنے کو کہ) صدقہ فطر ہر مسلمان مرد عورت، آزاد غلام چھوٹے اور بڑے سب پر واجب ہے دو مُد (آدھا صاع) گیہوں دیں یا ایک صاع اِس کے علاوہ کوئی چیز دیں مثلاً کھانا۔

یہ حدیث غریب وحسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۵ - شمارہ ۵۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا کھجور یا سلت (بی پوست کا جَو) یا انگور۔ جب حضرت عمر رض کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگے اُنھوں نے آدھا صاع گیہوں کا ان چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد اول صفحہ ۳۵۸ - شمارہ ۱۴۱۸)

حضرت حسن بصری رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض جب امیر تھے بصرہ کے تو انھوں نے رمضان کے اخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو۔ لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں سے کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ۔ وہ نہیں جانتے۔ اس زکوٰۃ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع جَو سے اور ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے۔ پھر وہ لوگ اٹھے (سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے) س (آدھا صاع گیہوں کے وزن کی مقدار قریباً دو سیر ہے)

(النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵-۱۰۴)

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا روزہ دار کو پاک کرنے کے واسطے لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینوں کی پرورش کے واسطے جو شخص ادا کرے صدقہ فطر کو عید کی نماز سے پہلے تو وہ مقبول کیا جاوے گا اور جو ادا کرے اس کو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہو گا مثل اور صدقوں کے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۷ - شمار ۱۴۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں۔ راوی نے کہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضہ ادا کرتے تھے صدقہ عید سے ایک دن اور دو دن پہلے۔

(ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۳۵۸ - شمار ۱۴۱۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

شَوَّالُ الۡمُکَرَّمُ

اَلصَّوۡم ۲ تا ۷

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر چھ روزے رکھے شوال میں تو گویا اس نے روزے رکھے ہمیشہ کے۔

(ابو ایوب انصاری رضہ۔ مسلم رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴۹۔ شمار ۱۹۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مہینے کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ اور ان کے بعد چھ روزے دو مہینے کے برابر ہیں۔ تو یہ پورا ایک برس ہوا یعنی یہ رمضان اور اس کے بعد (شوال) کے چھ روز۔

(ثوبان رضہ۔ دارمی رح)

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۴۔ شمار ۱۷۳۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

شَوَّالُ الْمُكَرَّمُ

نفل	۸ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بزرگی اور عزت والے!	۱ بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ اللہ پاک ہے	۷۰ بار
درود شریف	۷۰ بار

حدیث بیان کی ہم سے ابو نصر رضؓ نے اپنے باپ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبداللہ حسین بن عمر رضؓ علاف نے کہا خبر دی ابو القاسم قاضی رضؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن احمدؒ بن صدیق رضؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن رضؓ نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر احمد بن جعفر رضؓ مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معروف رضؓ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن محمود رضؓ نے کہا خبر دی ہم کو یحیٰ بن شبیب رضؓ نے کہا حدیث سنائی ہم کو حمید رضؓ نے انس رضؓ سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور پندرہ بار سورۂ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اُس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ اس کے لیے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اس کے دل میں اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کو دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی، نہیں اُٹھاتا سر پچھلے سجدے سے مگر اللہ سبحانہٗ اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر میں نہیں پڑھتا مگر اُس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے، اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر حرف کے بدل جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا مخرفہ کیا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار بسر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ صفحہ ۵۸۰-۵۸۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ذِی الحِجَّۃُ الحَرَامُ

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں میں) عمل صالح جس قدر اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل ذو الجلال والاکرام کو محبوب ہے اور کوئی ایسا دن نہیں (جس میں عمل صالح اتنا محبوب ہو)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا (یعنی کیا اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اتنا محبوب نہیں؟) حضور اقدس واکمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا پھر ان میں سے کسی کے ساتھ واپس نہ ہو (یعنی شہید ہو جائے)۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رض، حضرت ابو ہریرہ رض، حضرت عبد اللہ بن عمر رض اور حضرت جابر رض سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب و صحیح ہے۔

(ابن عباس رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف - جلد اول صفحہ ۱۵۰ - شمارہ ٦٧٥)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دس دنوں میں اللہ سبحانہ، کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کر کے اس کے عابد بنیں اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، اور ہر رات کا کھڑا ہونا شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ حدیث غریب ہے - میں نے امام محمد بخاری رح سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو اُنھوں نے اس اسناد کے علاوہ دوسرے طریقہ سے نہیں جانا۔

(ابو ہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰ شمار ۶۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے ایک سال بعد اور ایک سال پہلے کا کفارہ ہو جاتے ۔

اس باب میں حضرت ابو سعید رض سے بھی روایت ہے ۔

حضرت ابو قتادہؓ کی حدیث حسن ہے - علماء عرفہ کا روزہ بہتر و مستحب سمجھتے ہیں مگر عرفات میں اس دن روزہ رکھنا منع ہے ۔

(ابو قتادہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ شمار ۶۶۷)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

عشرۂ ذی الحجہ

ذی الحجہ کے پہلے دس دن اللہ کی عبادت کثرت سے کرو۔

دس راتوں میں سے کسی ایک رات کے آخری تہائی حصّہ میں یہ نماز پڑھو یا اگر ہو سکے ہر رات میں پڑھو۔

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے	

لکھے دن کی حرمت کا بھی ہے کہ جو کوئی ان دس راتوں میں سے کسی رات کی تہائی آخر میں چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور معوذتین ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار ہر رکعت میں پھر جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے اور کہے:

سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان ذی القدرۃ والملکوت

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ١ بار

اے بزرگی اور عزت والے!

نماز سے فارغ ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگو۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ

پاک ہے عزت والا اور

الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی

غلبے والا پاک ہے

الْقُدْرَةِ وَ الْمَلَكُوْتِ

قدرت اور بڑے ملک والا

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ

پاک ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا جو

لَا يَمُوْتُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

نہیں مرتا اس کے سوا کوئی معبود نہیں

يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ

جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ

حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

ہمیشہ زندہ رہنے والا نہ مرنے والا پاک ہے اللہ

رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَ

بندوں اور شہروں کا پروردگار اور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا
اللہ کو ہے تعریف بہت پاکیزہ

مُبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ
مبارک ہر حال پر اللہ

اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ
بہت بڑا بزرگ ہمارا رب ہے اور

جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ
اس کی بزرگی اور قدرت ہر

مَكَانٍ ۱ بار
مکان میں ہے۔

پھر جو چاہو دعا کرو۔ عرفہ کے دن روزہ رکھو، عرفہ کی رات کو نماز پڑھو اور اسی دعا کے ساتھ دُعا مانگو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

عرفہ کے دن کی دوسری نماز جسے ظہر و عصر کے درمیان پڑھو۔

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا	
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ	۱ بار
بزرگی اور عزت والے!	

ہم کو خبر دی ہبۃ اللہ رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی شیخ ابو علی بن حسن بن احمد بن عبداللہ مقری رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد حلوانی رحؒ نے کہا ہمیں خبر دی موسیٰ بن عمران بلخی رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی ابو یوسف بن موسی قطان بن عمر بن نافع رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی مسعود بن واصل رضؓ نے کہا ہم کو خبر دی نہاس بن فہم رضؓ نے قتادہ رضؓ سے اس نے سعید بن المسیب رضؓ سے اس نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

اس کے لیے لاکھ نیکی لکھی جاوے گی اور بلند کیا جاوے گا اس کے لیے قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک درجہ جنت میں ہر درجہ کے درمیان راستہ پانسو سال کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو نکاح کر دے گا قرآن کے ہر حرف کے بدلے ستر حوریں ہر حور کے ساتھ ستر ہزار خوانچہ ہوں گی موتی اور یاقوت سے ہر خوانچہ پہ ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا ستر جانور کے گوشت کے درمیان اس کی سردی برف کی سردی اور اس کی مٹھائی شہد کی مٹھائی اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو۔ نہیں لگی اس کو آگ اور نہ لوہا۔ پاوے گا اس کے آخر لقمہ میں مزہ جیسے پاتا تھا اس کے پہلے لقمہ میں۔ پھر ان کے پاس ایک جانور آوے گا جسکے دونوں پر دو سُرخ یاقوت کے ہوں گے اور اُس کی چونچ سونے کی اس کے ستر ہزار پر ہوں گے سو وہ لذیذ آواز سے پکارے گا جو نہیں سُنا ہوگا سننے والوں نے اس جیسا اور کہے گا خوشی ہو عرفہ والوں کو (راویؓ نے کہا) گر پڑے گا وہ جانور ان میں سے ایک مرد کے پیالے میں پھر نکل پڑے گا اس کے ہر پر کے نیچے سے اس کے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اس میں سے کھاوے گا پھر وہ جانور آپ کو جھاڑے گا اُڑ جاوے گا۔ پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاویگا۔ تو اسکے قرآن کے ہر حرف کے برابر نور کی روشنی کرے گا یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والوں کو دیکھے گا اور اس کیلئے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے کھولا جائیگا پھر وہ اس کے نزدیک کہے گا اے پروردگار قیامت قائم کر بسبب دیکھنے ثواب اور بزرگی کے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۹۸ - ۳۹۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

عرفہ کے دن پڑھو	
نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا	
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ	۱ بار
بزرگی اور عزت والے!	

اور ہم کو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی حسنؓ نے اپنی اسناد سے حضرت علی بن ابی طالبؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تین بار پڑھے ہر بار شروع کرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور اس کو آمین کہہ کر ختم کرے پھر قل یاایہا الکفرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے ہر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے مگر اللہ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

غنیۃ الطالبین
مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ
صفحہ ۳۹۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

عید الاضحیٰ کی رات میں پڑھو

نفل ۲ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۱ بار
بزرگی اور عزت والے

پھر سلام پھیر کر

آیۃ الکرسی ۳ بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۱۵ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

پھر جو دعا چاہو کرو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے۔

سلام پھیر کے پڑھے آیۃ الکرسی تین بار اور استغفر اللہ پندرہ بار پھر دعا کرے جو چاہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے۔
غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۱۷

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عشرۂ ذی الحجۃ

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے شریف ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ مہدی رض نے اپنی اسناد سے ہشام بن عروہ رض سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے حضور اقدس جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کی دس راتوں میں سے ایک رات زندہ رکھی گویا اس نے اللہ کی اُس شخص کی سی عبادت کی جو ایک سال بھر کی طول میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جس نے ان دنوں میں ایک دن روزہ رکھا گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی تمام سال عبادت کی۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ، صفحہ ۳۷۷)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے حمزہ بن عیسٰے ابن الحسن وراق رض سے اپنی اسناد سے سعید بن مسیب رض سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے حضور اقدس حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن نہیں جن میں اللہ سبحانہ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں سے اور بے شک ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ایک رات کا قیام سال بھر کے قیام کے مثل ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ۔ صفحہ ۳۷۶)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے قاضی ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم بخاری نسفی رح سے اپنے استاد سے عطا بن ابی رباح رض سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے سُنا انہوں نے کہا حضرت رسول

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص سماع یعنی راگ کو دوست رکھتا تھا اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے فرمایا ان دنوں کے روزہ رکھنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ سبحانہ اُن لوگوں کی دعا میں مجھے شریک کر لے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تیرے لیے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سَو غلام آزاد کرنے اور سَو اونٹ ہدی (قربانی کے لیے حرم) بھیجنے اور سَو گھوڑوں کا ثواب ہے جن پہ اللہ عز وجل کی راہ میں سوار کیا جائے۔ پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جن پر اللہ عز وجل کی راہ میں سوار کیا جاوے ثواب ہے۔ جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ جن کو تو ہدی بھیجے اور جہاد کے لیے دو ہزار گھوڑوں کے دینے کا ثواب ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ۔ صفحہ ۳۷۵-۷۶)

ہم کو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیرؓ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جس میں نیک عمل اللہ عز وجل کی طرف زیادہ پیارا ہو ان دنوں سے یعنی ایام تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے نکلے پھر نہ لوٹے اس میں سے کسی چیز کے ساتھ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور
۱۳۲۳ھ۔ صفحہ ۳۷۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الاُضْحِيَةُ

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہم کو کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی عرض کیا اور اُون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُون کے ہر بال میں ایک نیکی۔

(زید بن ارقم رضؓ احمدؒ ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۶۱ شمار ۱۳۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (یعنی عید البقر کے روز) اللہ سبحانہٗ کے نزدیک انسان کا کوئی عمل (قربانی کے جانور کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب و مرغوب نہیں یہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں اپنے بالوں اور اپنے گھروں کے ساتھ (صحیح و سالم) آئے گا نیز وُہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ سبحانہٗ (کی قبولیت) میں سے ایک جگہ میں گھر کر لیتا ہے۔ پس تم لوگ قربانی سے اپنا دل خوش کرو۔ اس باب میں زید بن ارقمؓ اور حضرت عمران بن حصین رضؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ دوسری روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے (جانور کے) ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ہے اور بعض نے روایت کی ہے کہ ہر سینگ کے بدلہ (ایک نیکی ہے)

(عائشہ صدیقہ رضؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲/۳۰۱ شمار ۱۳۰۹۲)

روایت ہے کہ حضورِ اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے جو قربانی کرے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اللہ عزّوجل نے فرمایا اس کا ثواب یہ ہے کہ اس کو اس کے ہر بال کے عوض دی جاویں دس نیکیاں اور اس سے دس برائیاں دُور کی جاویں اور اس کے لیے بلند کئے جاویں دس درجے عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب وُہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹے گی اس کی قبر اللہ تعالیٰ اس کو بے خوف نکالے گا بھوک اور پیاس اور قیامت کے خوفوں سے اے داؤدؑ اس کے لیے اس قربانی کے ہر ٹکڑے کے بدلے ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کی طرح اور اس قربانی کے پائے کے تھوڑے سے گوشت کے عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت کے گھوڑوں میں سے اور اس کے بدن کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل ہوگا اور سر کے ہر بال کے عوض حور العین میں سے ایک خدمت گار ہوگی۔ اے داؤدؑ تو نے نہیں جانا کہ قربانیاں ہی سواری ہیں اور بے شک قربانیاں گناہوں کو مٹاتی ہیں اور مصیبتوں کو دُور کرتی ہیں تو قربانیوں کا حکم کر کیونکہ وہ مومن کا عوض ہیں اسحاقؑ (حضرت اسمٰعیلؑ) کے عوض کی طرح ذبح سے

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۱۶)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورّہ میں دس سال رہے (اور اس تمام عرصہ میں) برابر قربانی کرتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۷)

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر قربانی نہ کرے" راویؒ کہتے ہیں کہ اس پر میرے ماموں نے اُٹھ کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے لہٰذا میں نے جلدی قربانی کرلی تاکہ اپنے اہل اور گھر والوں کو یا (کہا) پڑوسیوں کو کھلاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر دوسرا جانور ذبح کر لو۔ میرے ماموں نے عرض کیا میرے پاس بکری کا ایک سال بھر کا بچّہ ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے اچھّا ہے۔ کیا میں اسے ذبح کردوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ تو تیری بہترین قربانی ہے۔ اور تیرے بعد جذعہ (بکری کا چھوٹا بچہ) اور کسی کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ حضرت جندبؓ حضرت انسؓ حضرت عویمر بن اشقرؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو زید انصاریؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جب تک امام نماز نہ پڑھ لے تب تک شہر والے قربانی نہ کریں۔ علماء کی ایک جماعت نے دیہات والوں کو صبح کی نماز کے بعد قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ابن مبارکؒ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علماء کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اتفاق و اجماع ہے کہ بکری کا جذعہ (چھ سات ماہ کا بچہ) کافی نہیں ہاں بھیڑ کا جذعہ (چھ ماہی بچہ) کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۴/۳۰۵ شمار ۱۴۰۸)

حضرت جبلہ بن سحیم رضؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عمر رضؓ سے دریافت کیا کہ کیا قربانی واجب ہے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی پوچھنے والے نے پھر وہی سوال کیا آپ نے فرمایا تم کچھ سمجھتے بھی ہو (یا نہیں میں کہہ رہا ہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تمام مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ بہتر ہے کہ اس سنت پر عمل کیا جائے امام سفیان ثوری رحؒ اور امام عبد اللہ بن مبارک رحؒ کا یہی قول ہے۔ (حنفیہ کے نزدیک قربانی واجب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۶)

جب ذبح کرنے لگو تو یوں تکبیر کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ — ایک بار

اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

اپنا پاؤں جانور کے پہلو میں رکھو

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگوں والے جو سفید و سیاہ (چتکبرے) تھے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کئے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ کہی پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھا۔ اس باب میں حضرت علی رضؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضرت ابو ہریرہ رضؓ حضرت جابر رضؓ حضرت ابو ایوب رضؓ حضرت ابو درداء رضؓ حضرت ابو رافع رضؓ حضرت ابن عمر رضؓ اور حضرت ابو بکرہ رضؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۹۳)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

جب قربانی کرو، تو جانور کو قبلہ کے رخ لٹاؤ

اور یہ دعا پڑھو

اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ
میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف منہ کیا جس نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا موحد بن کر اور میں ان میں
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ
سے نہیں جو اللہ کا شریک بتاتے ہیں۔ میری نماز اور میری قربانی
وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ
پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے
اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام) کا اقرار کرتا ہوں۔ اے اللہ یہ
هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ
قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری خوشنودی کیلئے ہے تو اسکو محمد
(اَوْ عَنْ فُلَانٍ)
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور انؐ کی امت کی جانب سے قبول فرما (یا فلاں کی طرف سے قبول فرما)

پھر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرو
اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو مینڈھے قربانی کئے اور جب ان کو قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی:۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین... الخ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔

دارمی شریف صفحہ ۳۰۱ شمار ۱۹۲۵

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

روایت ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اس کے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لیے بخشا جاوے گا پہلے قطرے سے جو اسکے خون سے گرے گا جو گناہ تو نے کیا اور کہہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ:۔ بے شک میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو جہان کا رب ہے۔

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۱۵/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے عید گاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی برچھا مارنا اونٹ کو) (النسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ میں اور جب نحر نہیں کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عید گاہ میں (النسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں عید قربان میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید گاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خطبہ پورا کر کے منبر پر سے اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کیا اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ یہ حدیث اس طریقۂ اسناد سے غریب ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب ذبح کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ امام ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۶ شمار ۱۴۲۱)

حضرت حنشؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے آپ سے کہا گیا (یعنی پوچھا گیا کہ آپ دو مینڈوں کی قربانی کیوں کرتے ہیں) تو آپ نے فرمایا اس کا مجھے حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اس لیے میں ہمیشہ ہی کرتا رہوں گا اور کبھی نہ چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا تھا۔ کہ چھریوں کو خوب تیز کیا جائے۔ اور ذبیحوں کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے۔ بلکہ اسکو پوشیدہ رکھا جائے۔ جب ذبح کرنے کا وقت ہو۔ تو بہت جلدی سے ذبح کر دیا جائے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۶)

حضرت براءؓ بن عازبؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے ہیں (یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں) کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو (اگر معمولی لنگ ہو تو کچھ ہرج نہیں) اور نہ اس کانے کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ اس دُبلے کی جس (کی ہڈی تک) میں گودا نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۶)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے جوان نر اور موٹے تازے مینڈے کی قربانی کی جو سیاہ منہ سے کھاتا تھا۔ سیاہ پاؤں سے چلتا تھا اور سیاہ آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ (یعنی اس کا منہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ تھیں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا (جانور) سینگ، یا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے (یعنی جس جانور کا کان یا سینگ آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی نہیں ہو سکتی) حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے اس (مسئلہ) کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عضب نصف یا نصف سے زیادہ کٹ کر غائب ہو جانے کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (اس حدیث میں عضب کا لفظ آیا ہے)۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۴)

حضرت ابو کباشؓ کہتے ہیں کہ میں کچھ جذع (چھ ماہی بھیڑیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

بیچنے کے لیے مدینہ منورہ میں لایا لیکن ان کی بہت کم قیمت لگی (اور بک نہ سکے) میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے مل کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوںؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے چھ ماہی بھیڑ قربانی کے لیے بہت اچھا جانور ہے۔ راویؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے میرے جانور ہاتھوں ہاتھ مول لے لیے اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت ام بلالؓ اپنے والد سے۔ حضرت جابرؓ حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جذع (چھ ماہی بھیڑ) کی قربانی جائز ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۹)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم نظر اٹھا کر آنکھ کان غور سے دیکھ لیا کرو اور ان جانوروں کی قربانی نہ کرو مقابلہ (اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو) مدابرہ (جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہوا ہو) اور خرقا جس کے کان میں سوراخ ہو)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۷)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور اپنے اصحابؓ کو تقسیم کیے تو مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا پہنچا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی کرو

(دارمی شریف صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۹۳۲)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) حدیبیہ میں قربانی کی۔ اونٹ کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے امام اسحقؒ نے فرمایا ہے کہ اونٹ دس آدمی کی طرف سے بھی کافی ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کو دلیل پیش کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۴۰۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ کہ عید قربان آگئی تو ہم لوگ (قربانی کے جانوروں میں باہم) شریک ہو گئے۔ ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔ اس باب میں حضرت ابوالاسد اسلمیؓ کے دادا اور حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۰۱)

حضرت حجیہ بن عدیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ راویؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اگر اس کے بچّہ پیدا ہو (تو کیا کیا جائے) آپ نے فرمایا اس کے بچّہ کو بھی اس کے ساتھ ہی ذبح کر لو۔ میں نے عرض کیا اگر لنگڑی گائے ہو تو پھر (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب قربانی کی جگہ جا سکے (تو اس کی قربانی جائز ہے) میں نے عرض کیا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا اس کی قربانی میں کوئی ہرج نہیں۔ ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے یا (فرمایا) ہمیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ نظر اٹھا کر دونوں آنکھوں اور کانوں کو دیکھ لو (اگر وہ ٹھیک ہیں تو قربانی کر لو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۰۳)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے قربانی کے لیے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ ہونا چاہیئے۔ (موطا امام مالکؒ۔ صفحہ ۴۹/۳۴۸)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹوں کے پاس جانے کا (جب وہ نحر ہوتے تھے) اور حکم کیا انکی جھولوں اور کھالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینے کا۔ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے اس کو نحر کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۲)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ قربانی کے دو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دن ہیں یوم نحر کے بعد یعنی دسویں تاریخ کے بعد دو دن تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

(نافع رضؓ / مالک رحؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۶۱ شمار ۱۳۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں نے تم لوگوں کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ امیر لوگ غریبوں کو تقسیم کر دیں مگر اب تم سے کہتا ہوں کہ جتنا جی چاہے کھاؤ کھلاؤ اور جمع کر کے رکھ لو"۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ حضرت عائشہؓ حضرت نبیشہؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت قتادہ بن نعمانؓ حضرت انسؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ بریدہؓ / ترمذیؒ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۵ شمار ۱۴۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عید قربان کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ کیا تو وہ (قربانی کے ذبح ہونے تک) اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ یہ حدیث اور طریقہ سے بھی حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے بعض علماء کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیبؓ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں لیکن بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے میں اور اسی طرح ناخن ترشوانے میں کچھ حرج نہیں امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے اور جن چیزوں سے محرم بچا کرتے ہیں ان میں سے کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔ (ام سلمہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۷، شمار ۱۴۲۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے۔ مجھے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اس دن کو عید کیا اس امت کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اس کو بھی کاٹ ڈالے گا تو تکلیف ہو گی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخن کترا اور مونچھ کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈھ بس یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک۔ (نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۵۸ / ۱۵۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

النکاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو نکاح کرنے کا مقدور ہو اور نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابن ابی نجیح / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۲۹ شمار ۲۱۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نکاح کیا اپنا آدھا دین پورا کر لیا۔ اب اسکو چاہیئے کہ باقی نصف دین میں اللہ سبحانہٗ سے خوف و تقوٰی کرے۔ (انسؓ۔ بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹ ھ شمار ۲۹۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت میں سے ہیں (۱) حیا کرنا (۲) عطر و خوشبو کا استعمال کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان رضؓ حضرت ثوبانؓ۔ حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔ حضرت جابرؓ اور حضرت عکافؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی حدیث حسن و غریب ہے۔ دوسرے راویوںؓ کے ذریعہ بھی حضرت ابو ایوبؓ کی زبانی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے (ابو ایوبؓ انصاری / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۱۰۹۸)

حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ہم چند جوان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان لوگو! تم میں سے جس کو نکاح کا مقدور ہو اسے نکاح کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں نگاہ نیچی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے اور جس کو مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھنا اختیار کرے کیونکہ روزہ اس کے لئے ایسا ہے کہ گویا خصی کر دیا گیا۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۲۹ شمار ۲۱۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک حق ٹھہرایا ہے۔ ایک تو مکاتب ہے۔ وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

کرنے کا ہو۔ دُوسرا نکاح کرنے والا اس ارادے سے (نکاح کرے) کہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے اور تیرا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ابو ہریرہؓ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کی ترک نکاح کی درخواست کو رد فرما دیا اگر آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دے دیتے تو ہم سب لوگ خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جاتا ہے عورت سے چار سبب سے اس کے مال کے سبب سے اور اس کے حسب ونسب کے سبب سے اور اس کی خوبصورتی کے سبب سے اور اس کی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر۔ تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تونے دیندار کو چھوڑا۔ (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸ شمار ۱۸۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا مومن بندہ اللہ سے تقویٰ (خوف) کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے (ایسی عورت) جس کو وہ (کسی بات کا) حکم دے تو وہ فوراً اس پر عمل کرے۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کا دل خوش کرے اس کو قسم دے تو وہ قسم کو پورا کرے اور وہ غائب ہو تو اپنی عصمت اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔

(ابو امامہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹۴ شمار ۲۹۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہو جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنیؒ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بعض راویوںؓ نے مرسلاً روایت کی ہے (یعنی بیچ میں سے ایک راویؓ کا نام چھوڑ کر روایت کی ہے) (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۰ شمار ۹۸۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بابرکت نکاح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو یعنی جس کا مہر کم ہو اور عورت زیادہ مصارف کے لئے مرد کو پریشان نہ کرے ، بلکہ جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کرے ۔ (عائشہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹ ۴ شمار ۲۹۴۷)

حضرت ابو زبیرؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغام دیا نکاح کا ایک شخص کی بہن کو اس نے بیان کیا کہ وہ عورت بدکار ہے جب حضرت عمر فاروقؓ کو اس کی خبر پہنچی آپ نے اس شخص کو بلا کر مارا یا مارنے کا قصد کیا اور فرمایا کہ تجھے اس خبر کے پہنچانے سے کیا غرض تھی ۔ (موطا شریف صفحہ ۴۵۵)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مجھے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے نکاح کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر وہ دوسری بار آیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کرو ، چاہنے والی محبت کرنے والی بہت (بچے) جننے والی عورت سے کیونکہ میں اپنی امت کو بڑھانے والا ہوں تمہاری وجہ سے ۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹ ۴ شمار ۱۸۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا متاع ہے (یعنی دنیوی فائدہ) اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے (عبداللہ بن عمرؓ / مسلمؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۸ شمار ۲۹۳۳)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے ، پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اس کو ، میں نے عرض کیا نہیں ، فرمایا کہ دیکھ لے اس کو اس سے الفت زیادہ ہوگی ۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ محرم نہ تو خود نکاح کرے ۔ اور نہ کسی اور کا نکاح کرائے

(عثمانؓ / دارمیؒ ۔ دارمی شریف صفحہ ۳۳۳ شمار ۲۱۷۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اعلان النکاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس نکاح کو مشہور کیا کرو اور اسے مسجدوں میں کیا کرو اس موقع پر دف بجایا کرو۔ یہ حدیث اس باب میں حسن وغریب ہے۔

(عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلال اور حرام کو جدا کرنے والی چیز دف اور آواز ہے (یعنی گانا) اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت جابرؓ حضرت ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے حضرت محمد بن حاطبؓ کی حدیث حسن ہے۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہے۔

(محمد بن حاطب جمحیؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۲)

حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے گیا میں ایک شادی میں جہاں حضرت قرظہ بن کعبؓ اور حضرت ابو مسعود انصاریؓ بھی تھے اتفاق سے وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں اصحاب ہو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھ کر، اور نہیں تو چلے جاؤ ہمارے لئے رخصت دی گئی ہے شادی میں کھیلنے کی (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر دیگر چیزوں سے خالی ہو تو منع نہیں۔) (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ تم گانا نہیں کراتیں قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔ (عائشہؓ ابن حبانؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمار ۳۰۰۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت ربیع بنت معوذؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میرے پاس تشریف لائے اس رات کی صبح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

کو جس رات مجھ پر خیمہ بنایا گیا تھا اور میری شبِ زفاف تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بچھونے پر بیٹھے جہاں راے خالد بن ذکوان رضؓ تم بیٹھے ہو اور ہماری لڑکیاں گا کر اور دف بجا بجا کر میرے باپ دادا کی جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے تعریفیں بیان کر رہی تھیں اور نوحہ و فریاد بھی کر رہی تھیں انہوں نے مرثیے گاتے گاتے کہا وَفِیۡنَا نَبِیٌّ یَعۡلَمُ مَا فِیۡ غَدٍ (اور ہم میں ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں جو کل کے دن ہونے والی باتوں کو بھی جانتے ہیں) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو چھوڑ دو بلکہ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳ شمار ۲۱۵۰)

حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یعنی کوئی ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے نہ ایک مرد دُوسرے کی منگنی پر منگنی بھیجے جب تک کہ پہلا منگیتر اپنی منگنی نہ چھوڑ دے یا دُوسرے کو اجازت دے دے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۴ شمار ۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے تم بچو کیونکہ بدگمانی سب باتوں سے جھوٹی بات ہے۔ اور لوگوں کی باتوں کی کرید نہ کرو۔ اور باہم دشمنی نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو۔ اور کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر منگنی نہ بھیجے۔ جب تک وہ نکاح نہ کرے، یا منگنی چھوڑ دے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۴ شمارہ ۱۳۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

الولی

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیوہ عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے (یعنی نکاح کی اجازت دینے یا نکاح کے معاملہ میں) اور کنواری عورت بھی اس کی حقدار ہے کہ اس سے نکاح کی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے معاملات (نکاح وغیرہ کا) زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری عورت سے بھی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ زیادہ حقدار ہے اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اسکے نکاح کی اجازت اس کا باپ حاصل کرے اور اسکی اجازت اس کی خاموشی ہے (ابن عباسؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمارہ ۲۹۷۴)

حضرت ابو سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ رانڈ (بیوہ) کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جاوے اور نہ باکرہ (کنواری لڑکی) کا نکاح اس کی بغیر اجازت کیا جاوے۔ اصحابؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باکرہ کا اِذن کیونکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا اذن ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۶ شمار ۱۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لی جائے باکرہ (کنواری لڑکی) سے اسکی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اس پر،
(ابو ہریرہؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۴)۔

حضرت خنسا ر دُختر خذام الضاریہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ (بیوہ) تھی مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔
(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۶ شمار ۱۲۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے۔ پس اگر اس کے ساتھ وہ (مرد) صحبت کرے تو عورت کے لئے مہر ہے کیونکہ اس نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے اور اگر اسکے ولیوں میں) پھوٹ پڑ جائے تو جس کا ولی کوئی نہیں اس کا ولی حاکم وقت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے' حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ کی یہ حدیث کہ "بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا" صحیح تر ہے اور حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ "بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہوتا" حسن ہے اور اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابی مثلاً حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت علی مرتضیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث پر عمل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا اور بعض فقہاءؒ و تابعینؒ مثلاً حضرت حسن بصریؒ۔ حضرت سعید بن المسیبؒ حضرت شریحؒ حضرت ابراہیم نخعیؒ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالکؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۳ شمار ۱۰۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زانی وہی عورتیں ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کرتی ہیں حضرت یوسف بن حمادؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلیٰؒ نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں مرفوع بیان کیا ہے (یعنی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تبلایا ہے) لیکن کتاب الطلاق میں مرفوع نہیں کیا بلکہ موقوف رکھا ہے اور صحیح روایت یہ ہے کہ خود حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا گواہ کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ یعنی موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے ان سب نے فرمایا کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل اسمیں اختلاف کیا ہو۔ (یعنی اس مسئلہ میں کسی کو اختلاف نہیں) مگر ان بعد والے علماء کے ایک گروہ نے اختلاف کیا ہے تو ان کا بھی اختلاف اس

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

بارے میں نہیں کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، بلکہ اس مسئلہ میں ہے کہ ایک گواہ کے بعد دُوسرا حاضر ہو (تو کوئی ہرج ہے یا نہیں یا دونوں بیک وقت حاضر ہوں) اکثر علماء اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ جب تک نکاح کے وقت دونوں گواہ ساتھ ساتھ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا۔ بعض مدنی علماء کہتے ہیں۔ کہ ایک گواہ کے چلے جانے کے بعد دوسرا گواہ آئے، تب بھی نکاح ہو جائے گا۔ بشرطیکہ لوگ اس کا اعلان کر دیں۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ اور مدینہ والوں کی روائیت کے مطابق امام اسحٰق بن ابراھیمؒ نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ بعض علما فرماتے ہیں۔ کہ نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (ابن عباسؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۳/۱۴ شمارہ ۱۰۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یتیم لڑکی سے اجازت لی جائے گی اگر چپکی ہوگئی تو اجازت ہوگئی اور اگر انکار کرے تو جبر نہیں کیا جائے گا۔ (ابو موسیٰؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۴۲ شمارہ ۲۱۰)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ہے اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی اور نو سال کی عمر میں مجھ سے خلوت کی گئی اور نو برس تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہی (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمارہ ۱۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جن کو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اور ادب سکھایا ہو اس کو جیسا کہ ادب سکھانے کا حق ہے اور علم پڑھایا اس کو جیسا کہ علم پڑھانے کا حق ہے یعنی علم و ادب میں اس کو لائق و فائق کیا ہو اور آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لے اور دوسرا غلام جو ادا کرے حق خدمت اپنے مالک کا اور حق اللہ سبحانہٗ کا۔ اور تیسرا اہل کتاب ہو جو ایمان لایا ہو۔ (ابو موسیٰؓ / نسائیؒ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے (الگ الگ جگہ کر دیا (یعنی ایک نے کسی سے اور دوسرے نے کسی سے) تو وہ عورت پہلے کے لئے ہے اور اگر کسی نے کوئی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو وہ (بھی) پہلے کے لئے ہے ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ اور علماءٔ کے نزدیک اسی پر عمل ہے ۔ ہم نہیں جانتے کہ علمار کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جب ایک ولی نے دوسرے ولی سے پہلے نکاح کیا ۔ تو پہلے کا نکاح جائز اور دُوسرے کا نکاح فسخ ہے (یعنی جس ولی نے پہلے نکاح کیا ہے وہ جائز رہے گا اور دُوسرے کا کیا ہوا نکاح فسخ ہوگا) اور جب دونوں ولیوں نے ایک ساتھ ہی نکاح کیا تو دونوں کا نکاح فسق ہے ۔ امام سفیان ثوریؒ / امام احمدؒ اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے ۔

(سمرہ بن جندبؓ / ترمذی ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵/۲۱۶ شمار ۱۰۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح (اپنے اختیار سے) کرے اس لئے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے ۔

(ابو ہریرہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اس کو ادب (آداب و احکام شرع و علم) سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو تو اس کا نکاح کردے اور بالغ ہونے پر اگر اس کا نکاح نہ کیا گیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا ۔

(ابو سعیدؓ و ابن عباسؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توراۃ میں لکھا ہے جس شخص کا بیٹا بارہ برس کا ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے تو بیٹا جو گناہ کرے گا اس کا گناہ باپ پر ہوگا ۔

(عمر بن الخطابؓ و انس ابن مالکؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گا وہ زانی ہے اس کا نکاح درست نہیں ۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے ۔

(جابر بن عبد اللہؓ / ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمار ۱۰۱۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الشغار

(بٹے کا نکاح)

حضرت عباس بن عبداللہ بن عباسؓ نے اپنی بیٹی حضرت عبدالرحمٰن بن حکمؓ کو بیاہ دی اور حضرت عبدالرحمٰنؓ نے اپنی بیٹی حضرت عباس بن عبداللہ بن عباسؓ کو اور اسی کو مہر سمجھا۔ حضرت معاویہؓ نے مروانؓ کو لکھا کہ ان دونوں کا نکاح توڑ وا دو اور لکھا کہ یہی شغار ہے جس سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ (ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۸۳۵)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ نکاح شغار نہ کرنا چاہیئے اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ شخص اپنی بیٹی یا بہن سے اس کا نکاح کردے اور ان دونوں کے درمیان کوئی مہر مقرر نہ ہو (صرف یہی شرط ہو) بعض علماء کہتے ہیں کہ شغار کا نکاح فسخ ہوگا اور یہ جائز نہیں ہوگا اگرچہ مہر بھی دے دے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عطاء بن رباحؓ کہتے ہیں کہ دونوں اپنے اپنے نکاح پر ثابت و برقرار رکھے جائیں اور دونوں کے لئے مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ کوفہ کے علماء کا یہی قول ہے۔ (مہر مثل اس کو کہتے ہیں جو عورت کی بہنوں، پھوپھیوں اور ممانیوں وغیرہ کا مہر ہو)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۹ شمار ۱۰۲۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

المتعة

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو! البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی، اور بے شک اللہ سبحانہٗ نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جس کے پاس متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دیوے اور جو ان کو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اس میں سے کچھ بھی نہ واپس لو۔ (سبرہ بن معبدؓ / مسلمؒ ۔مشارق الانوار صفحہ ۲۵۳ شمار ۷۹۱)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال میں صرف تین دن کے لیئے متعہ کی اجازت دے دی تھی پھر اس سے منع فرمادیا۔

(سلمہ بن اکوعؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ نہ ۵۰ شمار ۴ ۲۹۹)

حضرت زہریؒ کہتے ہیں مجھے حضرت حسن بن محمد بن علیؓ اور ان کے بھائی حضرت عبداللہؓ نے خبر دی وہ دونوں اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ نے حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانۂ جنگ خیبر میں نکاح متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۱۴ شمار ۱۰۵)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ متعہ اسلام کے شروع میں تھا کہ اگر ایک شخص نئے شہر میں جاتا ۔ جہاں کے لوگوں سے شناسائی نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دن کے لئے شادی کر لیتا جتنے دن وہ ٹھہرنا چاہتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی آخر جب یہ آیت اُتری۔ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے وہ صحبت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کسی سے نہیں) تو نکاحی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا تمام عورتیں حرام ہو گئیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۹ شمار ۱۰۲۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

المحرمات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی پر یا پھوپھی کا نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے یا کسی عورت کا نکاح اس کی خالہ پر یا خالہ کا نکاح اس کی بھانجی پر کیا جائے نہ چھوٹی کا نکاح بڑی پر اور نہ بڑی کا نکاح چھوٹی پر کیا جائے (چھوٹی سے مراد بھانجی بھتیجی اور بڑی سے مراد خالہ اور پھوپھی ہے) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ (دونوں کی) حدیث حسن وصحیح ہے اور جمہور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے ہم اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ سب ہی یہی کہتے ہیں کہ مرد کے لئے یہ حلال نہیں، کہ بھتیجی اور پھوپھی یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ بیوی بنائے اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی پھوپھی یا خالہ اس شخص کی بیوی ہے یا اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی بھتیجی یا بھانجی اس شخص کی بیوی ہے تو دونوں صورتوں میں جو نکاح بعد میں طے ہوگا فسخ ہو جائے گا (اور پہلا نکاح برقرار رہے گا) جمہور علماء اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹/۲۲ شمارہ ۱۰۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی اور ایک پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرنا چاہیئے اور نہ خالہ بھانجی جمع کی جائے۔ (ابوہریرہؓ ربخاریؒ۔ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۰ شمارہ ۱۰۰)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفیؓ مسلمان ہوئے ان کے پاس جاہلیت میں (یعنی مسلمان ہونے سے پہلے) دس عورتیں تھیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوگئیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے صرف چار عورتوں کو پسند کرکے (نکاح میں) رہنے دیں (باقی کو طلاق دے دیں) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ (اس باب میں) صحیح روایت

وہ ہے جو حضرت شعیب بن ابی حمزہؓ وغیرہ نے حضرت زہریؒ سے روایت کی ہے۔ حضرت زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن ثوید ثقفیؒ سے حدیث ملی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفیؓ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس دس عورتیں تھیں اور حضرت زہریؒ کی حدیث جس میں حضرت سالمؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں یہ ہے کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ تو اپنی بیویوں سے رجوع کر (یعنی دوبارہ نکاح میں لے لے) ورنہ میں تیری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی تھی۔ ہمارے ساتھیوں کے نزدیک حضرت غیلان بن سلمہؓ کی حدیث پر عمل ہے۔ انہی میں سے امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۳۱)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ (میں) اپنے چچا سے ملا اور ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا میں نے کہا آپ کا کہاں کا ارادہ ہے کہا مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ اس کی گردن مار کر اس کا مال لے لوں۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۲۹/۴۰ شمار ۲۲۱۵)

حضرت فیروز دیلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میرے پاس (نکاح میں) دو عورتیں ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں (میں کیا کروں؟) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو چن لو، جس کو چاہو یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰/۲۱ شمار ۱۰۳۲)

حضرت نوفل بن معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کو علیحدہ کر دے اور چار کو باقی رکھ چنانچہ میں نے اپنی سب سے پہلی عورت کو جو بانجھ تھی اور ساٹھ برس سے میرے ساتھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

زندگی بسر کر رہی تھی علیحدہ کر دیا۔ (نوفل بن معاویہؓ / شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۸ شمار ۳۲۲۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ کہ (جنگ) اوطاس کے دن ہم نے کئی عورتیں قید کر لیں۔ اور ان کی قوم میں ان کے شوہر موجود تھے لوگوں نے اس بات کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو اس پر یہ آیت اتری وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ (یعنی تم پر شوہر والی عورتیں حرام ہیں مگر جن کے تم مالک ہو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۰۳۴)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نسب کے اعتبار سے سات عورتوں سے نکاح حرام ہے اور نکاح کے ذریعہ جو رشتہ اور قرابت قائم ہو۔ اس سے بھی سات عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ — الخ (یعنی تم پر مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔ اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو۔ ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو۔ تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔

(ابن عباسؓ۔ بخاریؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۹ شمار ۳۰۲۴)

الرضاعت

حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچانے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا (اجازت مانگنے پر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اندر آنا چاہیئے وہ تمہارا چچا ہے فرماتی ہیں پھر میں نے عرض کیا۔ عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اسے اندر آنے دو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے اور اس کی اصل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے بعض نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کی اجازت دی ہے۔ مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴/۲۵ شمار ۱۰۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتہ نسب سے حرام کیا ہے وہی دودھ پینے سے بھی حرام کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے (علیؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۱۰۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ حرام نہیں ہوتا حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن پاک میں نازل ہوا کہ دس دفعہ معلوم طور پر دودھ پینے سے رشتہ نکاح حرام ہو جاتا ہے ان میں سے پانچ (مرتبہ) منسوخ ہو گیا اور ٹھیک پانچ باقی رہ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی مسئلہ تھا۔ (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہی مسئلہ رہا) دوسری روایت سے بھی حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ازواجِ مطہرات رضی یہی فتوے دیتی تھیں۔ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق قائل ہیں کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ و نکاح حرام نہیں ہوتا۔ امام احمدؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف جائے کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے رشتہ و نکاح حرام ہو جاتا ہے تو یہ حدیث قوی ہے اور اس میں کچھ کلام کرنا بزدلی و ایمان کی کمزوری ہے۔ لیکن بعض صحابہؓ و تابعینؒ یہ فرماتے ہیں کہ دودھ کم ہو یا زیادہ جب پیٹ میں پہنچ جائے تو اس کی وجہ سے رشتہ و نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ امام مالکؒ۔ امام اوزاعیؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام وکیعؒ اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔

(عائشہؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۵۔ شمار ۱۰۵۲)

حضرت عبداللہ بن ابی ملکیہؓ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علبید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی وہ حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی ملکیہؓ کہتے ہیں اس حدیث کو میں نے حضرت عقبہؓ سے بھی سنا ہے لیکن مجھے حضرت علبیدؓ کی حدیث (کے لفظ) خوب یاد ہیں۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا میں نے تم دونوں (میاں اور بیوی کو) دودھ پلایا ہے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت دختر فلاں سے نکاح کیا ہے۔ ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا تم دونوں کو میں نے دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں نے سامنے آکر عرض کیا وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی بیوی کو کیونکر رکھ سکتا ہے حالانکہ یہ عورت کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اسے چھوڑ دے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۷/۳۸ شمار ۹۶)

حضرت حجاج بن حجاجؓ سے روایت ہے کہ حجاج اسلمیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دینے سے یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ حضرت حجاج رضؓ کا سوال کہ میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ پلانے کی خدمت جو میری ماں نے کی ہے۔ اس کا حق یا بدلہ کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تم نے دُودھ پلانے والی کو ایک غلام یا ایک لونڈی دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ حضرت ابو الطفیل رضؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک عورت آئی (اس کے لئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بچھا دی وہ عورت اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا کہ یہی وہ عورت ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دودھ پلایا ہے (یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضؓ تھیں۔)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶ شمار ۱۰۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دودھ پینے سے حرمت (رشتہ نکاح) اسی وقت ثابت ہوتی ہے جبکہ (بچہ کی) آنتیں صرف پستانوں کے دودھ کی وجہ سے کھلیں اور ابھی تک دُودھ نہ چھڑایا ہو (یعنی اصل رضاعت جس کی وجہ سے رشتہ حرام ہو جاتا ہے اس وقت کی ہوتی ہے جب کہ بچہ کی غذا دودھ ہوتی ہے یعنی دو برس۔ یہ نہیں کہ بڑی عمر میں دودھ پلا کر رشتہ حرام کر لیا جائے) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اکثر صحابہ رضؓ وتابعین رحؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ رضاعت سے حرمت (نکاح) اسی وقت تک ثابت ہوتی ہے جب کہ بچہ دو سال سے چھوٹا ہو۔ دو سال کے بعد اگر لڑکا دودھ پیئے تو اس رضاعت سے حرمتِ رشتہ ثابت نہ ہو گی۔

(ام سلمہ رضؓ ترمذی رحؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶۔ شمار ۱۰۵۴)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

النّکاح

(الاستخارہ)

جب نکاح کے لئے منگنی چاہو تو

۱:- اچھی طرح وضو کرو۔

۲:- نفل پڑھو۔

۳:- اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا بیان کرو

۴:- پھر یہ دُعا مانگو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ

اے اللہ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کچھ قدرت نہیں اور تو جانتا ہے

وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ

اور مجھے کچھ علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اگر

رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةَ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا

فلاں عورت (اس کا نام لے) میرے لئے میرے دین و

خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ

دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو

فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا

اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر دوسری عورت میرے

مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ

لئے میرے دین اور آخرت کے لحاظ سے اس سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسی کا نکاح کا قصد ہو اور منگنی چاہے تو اچھی طرح وضو کرے جس قدر نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرے پھر یہ کہے اللھم انک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم الخ ابن حبان حاکم الی آخرہ حصن حصین صفحہ ۲۰۲

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اہم و شاندار کام کو اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ ابتر اور بے برکت ہے۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمارہ ۲۹۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس خطبہ میں تشہد (حمد و ثنائے الٰہی) نہ ہو وہ اس ہاتھ کی طرح ہے جو کٹا ہوا ہو۔ (یہ حدیث حسن و غریب ہے)

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۱۲ شمارہ ۱۰۰۸)

نکاح میں یہ خطبہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اور مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائیوں اور برے اعمال
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ
هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کردے اسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
معبود نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ کے بندے اور رسول ہیں لوگو اپنے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ... سکھایا ہم کو خطبہ حاجت ... الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ الخ
ابن مسعودؓ / سنن ابی داؤد / ابو عوانہؒ
حصن حصین صفحہ ۲۶۲/۴۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اِتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو جانِ واحد (یعنی حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا اور

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

(پھر اس طرح پر کہ پہلے) اس سے اس کی بیوی (حضرت حوّاؑ) کو پیدا کیا اور ان دونوں (میاں بیوی)

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ

سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے اور اللہ سے جس کا واسطہ دے کر تم اپنے

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

حقوق کا سوال کرتے ہو ڈرو اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ

عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

تمہارا نگران کار ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا

اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

حق ہے اور اسلام ہی پر مرنا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور)

سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

سیدھی (سچی) (ایسا کرو گے تو) اللہ تم کو اعمال صالح کی توفیق دے گا۔ اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

گناہ (بھی) بخش دیگا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ ۱ بار

کا کہا مانا تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی

جس شخص کا نکاح ہو اسے یہ دعا دو

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۱ بار

اللہ تمہیں مبارک کرے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جس شخص کا نکاح ہو اس سے کہے بارک اللہ لک

انس رضی / بخاری / مسلم
حصن حصین صفحہ ۲۶۸-۲۶۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جس کا نکاح ہو اسے یہ دُعا دو

[1] بَارَكَ اللهُ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا

اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور تمہیں برکت دے اور تم دونوں کے بیچ

فِىْ خَيْرٍ ۔ ا بار

میں بھلائی پیدا کرے۔

(یا) یوں کہو

[2] فَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ ۔ ا بار

اللہ تمہیں مبارک کرے

جس کا نکاح ہو اُسے یوں دُعا دو

[3] بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ۔ ا بار

برکت دے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرے تم کو

جب کوئی اپنی بیوی کے پاس (پہلی مرتبہ) جائے یا غلام خریدے تو اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دُعا مانگے

[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس عادت پر

مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

تو نے اس کو پیدا کیا ہے اسکی بھلائی چاہتا ہوں اور اسکی برائی اس چیز کی برائی سے

وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهَا ۔ ا بار

جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے تیری پناہ لیتا ہوں اے اللہ مجھے اس میں برکت دے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب[۱] اپنے لڑکے کی شادی کرو۔ تو اس کے سامنے بیٹھ کر یہ کہو :۔

لَاجَعَلَكَ اللّٰهُ عَلٰى فِتْنَةٍ فِى الدُّنْيَا وَلَا
نہ بنائے اللہ تجھے کسی فتنے کا سبب دنیا میں اور نہ

فِى الْاٰخِرَةِ ابار
آخرت میں

[۲] لڑکی کے نکاح کے موقعہ پر اس (لڑکی) سے پانی کا پیالہ منگواؤ۔ اس میں کلی کرو پھر اس پانی میں سے لڑکی کے سر اور سینے پر چھڑکو اور کہو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ابار
سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو اور یہی دعا پڑھو۔ پھر دولہا سے کہو کہ وہ پانی لائے۔ اس میں بھی کلی کرو اور اس (دولہا) کے سر اور سینے پر پانی چھڑکو اور کہو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ
اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ابار
سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو اور یہی دعا پڑھو پھر کہو :۔

اُدْخُلْ بِاَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ ابار
اپنی اہلیہ کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت سے داخل ہو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

الصّداق

حضرت سہل بن سعدؓ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے کو آئی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر کی پھر اسے اُوپر نیچے سے غور کر کے دیکھا پھر اپنا سر مبارک نیچا کر لیا عورت نے جب دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حکم نہ فرمایا۔ بیٹھ گئی۔ ایک صحابیؓ کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس عورت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت نہ ہو تو مجھ سے بیاہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر جا کر دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جاوے وہ گیا پھر واپس آ کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ تو سہی اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ جا کر پھر لوٹ آیا اور عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ میرا تہبند ہے آدھا اسکو دیجئے حضرت سہلؓ فرماتے ہیں اس کے پاس دُوسری چادر نہ تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے تہبند کو وہ کیا کرے گی۔ اگر تو باندھ لے تو وہ ننگی اگر وہ اوڑھ لے تو تو ننگا وہ بیچارہ بیٹھ گیا پھر کچھ دیر بیٹھ کر جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے جاتے دیکھا بلوا کر فرمایا تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں اس نے چند سورتیں گن کر کہا مجھے یہ یہ سورتیں یاد ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ان کا حافظ ہے اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا میں نے تجھے قرآن یاد ہونے کے سبب اس عورت کا مالک بنا دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۳ شمارہ ۱۱۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت عقبہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر سب شرطوں سے نکاح کی شرطوں کے پورا کرنے کا زیادہ حق ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۹ شمار ۱۳۸)

حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبیداللہ بن جحشؓ کے نکاح میں تھیں اور حضرت عبیداللہؓ حبش کے ملک میں مر گئے۔ تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت ام حبیبہؓ کا مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار ہزار درم مقرر کر کے ان کو حضرت حسنہؓ کے بیٹے حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۱ ۴ شمار ۱۸۶۱)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور انہیں آزاد کرنا یہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں ملیدہ کھلایا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۵۷)

حضرت ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا۔ انہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا نش کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا آدھا اوقیہ۔ اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیے کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانچ سو درم ہوئے جس سے ایک سو اکتالیس روپے چار آنے (پاکستانی) ہوتے ہیں یہی مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیوں کا تھا سوا حضرت ام حبیبہؓ کے۔)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۱ ۴ شمار ۱۸۵۹)

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض نکاح کیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو دو جوتیوں کے عوض اپنی جان اور مال دینے پر راضی ہو گئی۔ اس نے کہا ہاں راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس کر اس نکاح کو جائز رکھا۔

اس باب میں حضرت عمر فاروقؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

سہل بن سعدؓ حضرت ابوسعیدؓ حضرت انسؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت عامر بن ربیعہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مہر وہی ہے جس پر آپس میں (مرد و عورت) راضی ہو جائیں۔ امام سفیان ثوریؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مہر دینار کی ایک چوتھائی سے کم نہ ہو بعض علمائے کوفہ کہتے ہیں کہ کم از کم دس درم ہو اس سے کم نہ ہو۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمار ۱۰۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عورت کے مہر میں لپ بھر ستّو دیئے، یا کھجوریں دیں تو اس نے عورت کو اپنے پر حلال کر لیا۔

(جابر بن عبد اللہؓ ابو داؤدؒ - ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۴۴ شمار ۱۸۶۴)

حضرت علقمہؓ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے اور وہ جھگڑا یہ تھا ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنے کے لئے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے ان کو فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اس کو لازم ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بات پر حضرت معقل بن سنانؓ نے گواہی دی اور کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بروع بنت واشقؓ کا جھگڑا اسی طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم نے فیصلہ کیا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نکاح کیا حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے اور تھا مہر ان کے درمیان اسلام مسلمان ہوئی حضرت ام سلیمؓ پہلے حضرت ابو طلحہؓ سے پھر پیام بھیجا حضرت ابو طلحہؓ نے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

حضرت ام سلیمؓ کو حضرت ام سلیمؓ نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائے گا تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی پھر مسلمان ہوئے حضرت ابو طلحہؓ اور مہر اس کا اسلام مقرر پایا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۲)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہدِ نبوت میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی عورت بھی مسلمان ہو کر آئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اسی کو واپس دے دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۱۰۴۶)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانی عورت کے مہر اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے (زانی کے مہر سے اجرت زنا مراد ہے) اس باب میں حضرت رافع بن خدیجؓ حضرت ابو جحیفہؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۰۳۵)

حضرت ابو العجفاء سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ وہ وعظ کر رہے تھے (اول) اللہ سبحانہٗ کی تعریف اور توصیف کی پھر کہا کہ خبردار عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو کیونکہ یہ کام اگر دُنیا میں بزرگی اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک پرہیزگاری کا ہوتا تو تم سے بڑھ کر اس کے مستحق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے حالانکہ بارہ اوقیے سے بڑھ کر نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا مہر مقرر کیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں میں سے کسی عورت کا مہر مقرر کیا گیا۔ خبردار تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جی میں عورت کی طرف سے عداوت باقی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ میں نے تیری وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۲۳/۳۲۴ شمار ۲۱۷۵)

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے جہیز دیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو مشک اور تکیہ جسمیں گھاس بھرا ہوا تھا جسکو اذخر کہتے ہیں اور خمیل یعنی چادر سیاہ رنگ کی۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الولیمة

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت جحش رضؓ سے نکاح کرنے کے موقعہ پر ستو اور چھوہاروں سے ولیمہ کیا۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ یہ حدیث اور راویوں رضؓ سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۲ شمار ۹۹۹)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کر دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمارہ ۱۵۵)

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ پر زردی کا دھبہ دیکھ کر پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ وہ بولے میں نے بعوض ایک گٹھلی برابر سونے کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کر ڈال اگرچہ ایک بکری ہو۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۰ شمارہ ۱۴۲)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضؓ کہتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جَو ہی میں کر دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے واسطے جب تمہیں کوئی بلاوے تو قبول کر لو۔

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضؓ شادی وغیرہ کی دعوت میں باوجود روزہ دار ہونے کے چلے جاتے تھے

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۶)

عبداللہ بن عمر رضؓ / بخاریؒ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ (سبحانہ) اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے کسی کے ہاں کھانے چلا جاتے وہ چوروں کی طرح آیا اور مال لوٹ کر واپس ہوا۔

(عبداللہ بن عمرؓ / ابوداؤدؒ و مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر کوئی دعوتِ ولیمہ کے واسطے بلاوے تو ضرور جاوے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۶۰)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے جس ولیمہ میں امیروں کی دعوت ہو اور غریب نہ بلاتے جاویں وہ کھانا سب سے برا ہے اور جو دعوتِ ولیمہ کو چھوڑ دے اس نے اللہ (سبحانہٗ) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۴)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانا ہے (یعنی نام ونمود کے لئے ہے) اور جو سناتے گا اللہ (قیامت کے دن) اسے سناتے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہم صرف حضرت زیاد بن عبداللہؓ سے مرفوع جانتے ہیں اور حضرت زیاد بن عبداللہؓ زیادہ تر منکر اور غریب حدیثیں روایت کرتے ہیں (الغرض یہ حدیث ضعیف ہے)

امام بخاریؒ حضرت محمد بن عقبہؓ کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت وکیعؒ نے کہا کہ حضرت زیاد بن عبداللہؓ باوجود شریف ہونے کے جھوٹی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۲ شمار ۱۰۰۰)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے پھر کہا اے خدایا تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کرنے والے شخصوں کی نہ تو دعوت قبول کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جاتے۔

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ مقابلہ کرنے والوں سے مراد وہ شخص ہیں جو فخر و ریا کے طور پر دعوت میں مقابلہ کریں۔ (ابوہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۷)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (عمران بن حصینؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو اس کا کھانا کھائے اور پانی پی لے اور یہ نہ پوچھے کہ اس کا کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیونکر آتا ہے۔ (ابوہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۹)

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے یہاں ایک مہمان آیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے کہا۔ اگر ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بلا لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ تو بہتر ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر ایک گوشہ میں پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ اور واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئی۔ اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ کو اور کسی نبیؐ کو زینت والے گھر میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے۔

(حضرت سفینہؓ۔ ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴۔ شمار ۳۰۶۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے کاروار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اس پر حد قائم کرتے تھے اس کو ورنہ چھوڑتے تھے اس کا راستہ اور جاتے تھے سوداگر پس ادا کرتے تھے اس کو جوان پر ہوتی تھی اور پکڑتے تھے مال اپنے (قرض چکا دیتے اور وصول کر لیتے) یہاں تک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کے نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے۔

(غنیۃ الطالبین۔ مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ
صفحہ ۳۱ ۔ ۳۳۰)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے روزے رکھنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ پھر شعبان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے ملا دیتے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۰۔ شمار ۲۱۵۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا (بطور دھوکا) ایسا ہے جیسے کوئی دو کپڑے مکر کے پہنے ہوئے ہے۔ (یعنی وہ ایسا ہے جیسے کوئی گواہی دینے جاتے اور کسی شریف آدمی کے کپڑے پہن کر اس خیال سے چلا جاوے کہ لوگ مجھے شریف جانیں اور معتبر سمجھیں۔) (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۵ شمار ۲۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو جائز نہیں (کہ بوقت نکاح) اپنی مسلمان بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا سوال کرے تاکہ اپنی رکابی کو اپنے واسطے فارغ کر لے کیونکہ اس کی تقدیر کا جو ہوگا وہی ملے گا۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۹ شمار ۱۳۹)

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اُسے چاہیئے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچاوے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں جو سب سے بڑی پسلی ہے وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور جو یونہی رہنے دیگا ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ میری وصیت مستورات کی خیر خواہی کے بارے میں قبول کرو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۵ شمار ۱۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان دونوں کو برابر حقوق نہ دیئے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ ایک طرف کا بدن گرا ہوا ہوگا (یعنی مفلوج ہوگا) (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۴۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں اچھا شخص وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ ہو اور جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اس کی برائی نہ کرو۔

(عائشہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۴۲ شمار ۲۲۳۵)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کبھی کسی نوکر کو مارا اور نہ کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۳۶ شمار ۲۱۹۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے مارنے میں آدمی کو پوچھ نہیں ہے۔

(عمر بن خطابؓ / ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۴۹ شمار ۱۰۹۷)

حضرت لقیط بن صبرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی بدزبان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو طلاق دے دے میں نے عرض کیا اس کے بطن سے میری اولاد ہے اور پرانی صحبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو سمجھا یعنی اس کو نصیحت کر اگر اس میں کچھ بھی بھلائی ہوگی تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اس کو ایسا نہ مار جیسا اپنے بچوں کو مارا جاتا ہے۔ یعنی زیادہ نہ مار

(لقیط بن صبرہؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمار ۳۱۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی بندیوں کو نہ مارو تو حضرت عمر بن خطابؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کیا کہ عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کے مارنے کی اجازت دی تو بہت سی عورتوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بہت سی عورتوں نے آکر اپنے شوہروں کی شکایت کی۔ یہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔

(ایاس بن عبداللہ بن ابوذبابؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۳۶ شمار ۲۱۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو بدچلن بنائے یا کسی غلام کو آقا کے خلاف بدراہ کرے۔ (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمار ۳۱۰۲)

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضرت معاویہؓ کی ماں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی حضرت ہندؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیانؓ ایک بخیل آدمی ہیں اور وہ مجھے اس قدر نہیں دیتے کہ میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو مگر جو کچھ میں ان کی بے علمی میں لے لوں تو کیا میرے ذمے اس کے بارے میں کچھ گناہ ہے۔ فرمایا اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے موافق تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۴۲ شمار ۲۲۳۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اس حال میں انتقال کر جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ام سلمہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۰۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو (اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی اور کے آگے) سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ، حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ حضرت طلق بن علیؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے مگر اس طریقہ اسناد سے غریب ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۷ شمار ۱۰۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے تو جنت کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے وہ حور جو اس کی بیوی بنے گی کہتی ہے "اللہ تجھے غارت کرے تو اسے مت ستا وہ تو تیرے پاس (چند دن کے لئے) مہمان ہے اور بہت جلد تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس (جنت میں) آنے والا ہے۔" یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں۔ (معاذ بن جبلؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمار ۱۰۷۶)

حضرت معاویہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر بیوی کا حق کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کھانا کھاوے تو اس کو کھلا اور جب کپڑا پہنے تو اس کو پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور برا مت کہہ اور سوائے گھر کے اس سے جدا مت رہ۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۴۴ شمار ۱۸۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان والوں میں سب سے بڑھ کر کمالِ ایمان کے اعتبار سے وہ ہے جس کا خلق (اخلاق و عادات) سب سے اچھا ہے اور تم میں اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کیلئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اچھے ہیں۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۰۶۴)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے اور امیر نگہبان ہے اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے (مختصر یہ کہ) تم سب نگہبان ہو اور سب سے رعیت کا سوال ہوگا۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۲ شمار ۱۰۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کسی نے پوچھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں سے کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اس کی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ رکھے اس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اس میں سب سے بڑھ کر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیک بخت ہے یعنی جس کو عورت نیک بخت خوش اخلاق ملے اس کو سب سے بڑھ کر دنیا میں دولت ملی۔

(عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ / نسائیؒ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے۔ ایک تو بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ واپس آکر اپنے آپ کو مالک کے حوالہ نہ کر دے، دوسری وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو تیسرا نشہ باز جب تک کہ ہوش میں نہ آئے۔

(جابرؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جاتے ایک تو شکر گزار دل اور دوسرے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنے والی زبان تیسرے بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم چوتھے وہ عورت جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔

(ابن عباس رض / بیہقی رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے اس لئے کہ اگر کسی کی ایک عادت وخصلت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری عادت پسندیدہ (ہوگی)

(ابوہریرہ رض / مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶ شمار ۳۰۰۱)

حضرت مغیرہ رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہ رض کہتے ہیں کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ پالوں تو سیدھی تلوار سے اپنی بیوی کو مار دوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو حضرت سعد رض کی غیرت سے تعجب آیا ہے میں حضرت سعد رض سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ سبحانہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے اور اسی واسطے اس نے ظاہرو باطن (ہر قسم کی) برائیوں کو حرام کر دیا اور نہ کوئی شخص اللہ سبحانہ سے بڑھ کر غیرت دار ہے اور نہ اس سے زیادہ کسی کو عذر پسند ہے اسی لئے اس نے انبیاء علیہم السلام کو (بھلائی کی) خوشخبری اور (برائی سے) ڈرانے کے لئے بھیجا اور نہ کسی شخص کو اللہ سبحانہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہے اسی واسطے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۷ شمار ۲۲۰۱)

حضرت عمرو بن العاص رض کے غلام سے روایت ہے کہ ان کو حضرت عمرو بن العاص رض نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ حضرت اسماء بنت عمیس رض کے پاس جانے کی اجازت مانگیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ان کو اس کی اجازت دے دی جب وہ حضرت اسماء رض سے جو بات کرنی تھی کر چکے تو ان کے غلام نے ان سے اس (اجازت طلب کرنے) کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی عورتوں کے پاس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جانے سے منع فرمایا ہے (میں نے اسی لئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اجازت لی)

راوی رضؓ نے اس بارے میں شک کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ہم لوگوں کو بیان کیا ہے یا نہیں بیان کیا اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کو روزہ بغیر اجازت شوہر کے رکھنا جائز نہیں جب کہ وہ (گھر) حاضر ہو اور نہ شوہر کی بغیر مرضی کے کسی کو گھر میں آنے دے اور اگر عورت بغیر حکم شوہر کے اس کے مال سے خرچ کر دے تو آدھا اس کے ذمہ مرد کو دینا ہے گا۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۰ شمار ۱۸۱)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں (بیٹھی) تھی اور حضرت میمونہؓ بھی (وہیں) تھیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھی) تھیں کہ اتنے میں حضرت ابن ام مکتومؓ (نابینا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر داخل ہوئے اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پردہ کا حکم دے چکے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ اندھا نہیں (یعنی یہ تو اندھے ہیں ان سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے) یہ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کہ تم دونوں ان کو نہ دیکھ سکو گی (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچتے رہو۔ ایک انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموُ (دیور یا جیٹھ) کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حموُ تو صریح موت و ہلاکت ہے۔ اس باب میں حضرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جابرؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کے معنی اس حدیث کے طریقہ پر ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ایک مرد ایک عورت کے ساتھ اکیلا ہوگا اس کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ اس حدیث میں حمو کا مطلب شوہر کا بھائی بتایا جاتا ہے (یعنی حمو سے مراد دیور اور جیٹھ ہے) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیور اور جیٹھ کے لئے اپنی بھاوج کے ساتھ اکیلا ہونے کو منع فرمایا ہے۔

(عقبہ بن عامرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۰ / ۲۲۹ شمار ۱۰۷۳)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک زنانہ تھا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں (موجود) تھے۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہؓ سے کہا اگر کل اللہ طائف کو فتح کر دے تو میں تجھے دختر غیلان کو بتاؤں گا وہ (ایسی فربہ ہے) جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار شکن ہوتے ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ ہوتے ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیویو! یہ زنانے (مخنث) تمہارے ہاں نہ آنے پایا کریں۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۸ شمار ۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جن کے خاوند باہر سفر پر گئے ہوئے ہوں کیونکہ ایسے مواقع پر شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگتا ہے (یعنی شیطان ایسے موقع پر وسوسہ اندازی کرتا ہے اور فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے) ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شیطان آپ کی رگوں میں بھی دوڑتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میری رگوں میں بھی دوڑتا ہے لیکن اللہ سبحانہ نے مجھے اس کے مقابلہ کے لئے خاص مدد عطا فرمائی ہے لہذا وہ میرے قابو میں ہے اور اس طرح (اس کے شر سے) میں بچ جاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بعض محدثینؒ نے اس کے ایک راویؓ مجالد بن سعیدؓ کے حافظ میں کلام کیا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ (اس حدیث کے ایک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لفظ) فَاَسْلَمَ کے یہ معنی کرتے ہیں کہ میں سلامت رہتا ہوں (اس کی ضمیر وہ شیطان کی طرف نہیں لے جاتے ان معنوں میں کہ وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے) وہ کہتے ہیں کہ شیطان کبھی فرمانبردار نہیں بنتا۔

(اس حدیث میں جو لفظ) مغیبات (آیا ہے وہ) مغیبہ کی جمع ہے۔ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر غائب ہو۔
(جابرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمارہ ۱۰۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کوئی شخص کسی جوان عورت کے ساتھ تنہائی میں رات بسر نہ کرے۔ ہاں وہ شخص خلوت میں رہ سکتا ہے جو عورت کا شوہر یا محرم ہو (محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔) (جابرؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۰ شمارہ ۲۹۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پہ ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹے یا محرم کے بغیر طے کرے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک دن اور ایک رات کے راستہ کا سفر اپنے محرم کے ساتھ ہی طے کرے اس کے بغیر نہ کرے۔

علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک عورت مال دار ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو وہ حج کرے یا نہیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم (کی شرط) بھی راستہ (کی شرط) میں داخل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ "جو کعبہ تک کا راستہ طے کرنے کی قوت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے"۔

یہ کہتے ہیں کہ جس عورت کا محرم نہیں (تو سمجھو کہ) وہ کعبہ تک جانے کا راستہ نہیں پاتی۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب راستہ محفوظ ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔

امام مالک بن انس رح اور امام شافعی رح کا یہی قول ہے۔

(ابوسعید رض / ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۷۱)

حضرت میمونہ بنت سعد رض (خادمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کی مثال جو اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے زیب و زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے اور اتراتے ہوئے چلتی ہے ایسی ہے جیسے قیامت کے دن تاریکی ہو جس میں کچھ روشنی نہ ہو۔ یہ حدیث ہم صرف حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض سے جانتے ہیں حالانکہ وہ بڑے سچے ہیں (یہ امام ترمذی رح کی رائے ہے) اس حدیث کو بعض راویوں رض نے حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض ہی تک روایت کیا ہے اور اس کو مرفوع نہیں کیا (یعنی اس کو حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت عورۃ (پردہ میں رہنے کی چیز) ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان جھانک جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی شیطان صفت انسان تاک جھانک میں لگ جاتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔ (عبداللہ رض / ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمارہ ۱۰۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرتی ہے (اگر کوئی شخص نامحرم عورت پر شہوت سے نظر کرے تو یہ آنکھ کا زنا ہے) اور عورت نے جب عطر لگایا اور وہ کسی مجلس سے گذری تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ زناکار ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض سے بھی روایت ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابوموسیٰ رض / ترمذی رح ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے میں نے کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو حضرت ابوہریرہ رض نے روایت کیا حضور

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہٗ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے میں لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پاوے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کا زنا بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا شہوت کی) اور نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۴ شمار ۱۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جھوٹے بناوٹی) بال ملانے والی ملانے کی خواہش کرنے والی اور (بدن) گودنے والی اور گدوانے والی پر اللہ سبحانہٗ نے لعنت بھیجی ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں گودنے سے دانتوں کو الگ الگ کرنا اور ان کی جڑوں کو کالا یا صاف کرنا مراد ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ حضرت معقل بن یسار رضؓ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے بھی روایت ہے۔ (ابن عمر رضؓ / ترمذی ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۱)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں (یعنی عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں) اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے (یعنی ان عورتوں پر جو لباس یا دیگر عادات و اطوار میں مردوں کے مشابہ بنیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۳)

حضرت عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور ان پر جو اپنے چہرہ کے بال نوچتی ہیں حسین بننے کے لئے اور اللہ کی پیدائش بدلتے ہوئے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۰)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی نہیں رہا (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۵ شمار ۸۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں کے درمیان عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ مردوں کے لئے اور کوئی نہیں چھوڑا (یعنی میرے بعد جہاں اور بہت سے فتنے ہوں گے ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بُو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو (مثلاً عطر یا سینٹ) اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بُو چھپی ہوئی ہو (مثلاً زعفران) اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا (نہایت) شیریں اور سبز یعنی نظر میں پسندیدہ چیز ہے اور اللہ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ کہے گا کہ تم کس طرح عملی زندگی بسر کرتے ہو پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اسلئے کہ بنو اسرائیل کی تباہی کا فتنہ یہی عورتیں تھیں۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۸ شمار ۲۹۳۶)

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دیکھا اس میں زیادہ مسکین تھے اور مال دار لوگ دروازے پر روک دیئے گئے۔ بجز اس کے دوزخیوں کو دوزخ بھیجنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں عموماً عورتیں تھیں۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۰/۶۱ شمار ۱۸۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست ان تین چیزوں میں ہے عورت گھر، گھوڑا (عورت کی بُرائی بانجھ ہونا نافرمان ہونا۔ مکان کی برائی تنگ ہونا اور ہمسایوں کا بُرا ہونا اور گھوڑے کی برائی یہ ہے کہ سواری نہ دے جہاد میں کام نہ آدے) (عبداللہ بن عمرؓ بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۵ شمار ۴۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اے علیؓ! نظر کی پیروی مت کر (یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر ناگہاں کسی اجنبیہ پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اس کو نہ دیکھ) اس لئے کہ پہلی نظر تیرے واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھ کو جائز نہیں۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ٤٩٤ شمار ١٨٩٩)

حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا (کہ اگر ناگاہ کسی عورت پر بلاقصد نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی نظر پھیر لو (یعنی اچانک اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں مگر فوراً اس کی طرف سے نگاہ پھیر لینی چاہیئے اگر قصداً دیکھتا رہے گا تو گنہگار ہوگا)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ١٢٣ شمار ٦٢٤)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان بندہ کی نظر (اتفاقی طور پر) کسی حسین عورت پر پڑ جائے اور وہ فوراً نظر کو پھیر لے تو اس کے لئے اللہ سبحانہ ایک ایسی عبادت عنایت فرمائے گا جس کا لطف اس کو حاصل ہوگا۔

(ابی امامہؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ٥٠٢ شمار ٢٩٧١)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرد مرد کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور عورت بھی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور مرد دوسرے مرد اور عورت دوسری عورت کی طرف ایک کپڑے میں نہ پہنچے (یعنی دو مردوں کو اور دو عورتوں کو ایک کپڑے میں نہ ہونا چاہیئے)

(یہ حدیث حسن غریب ہے) (ابوسعیدؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ١٢٥ شمار ٦٥١)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ عورت عورت کے ساتھ مباشرت کرے (بے پردہ بدن سے بدن ملانے کو مباشرت فاحشہ کہتے ہیں) تاکہ اس عورت کا بیان اپنے شوہر سے اس طرح کرے کہ اس کے سامنے اس عورت کی تصویر آجائے گویا وہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہے

(عبداللہؓ / ترمذیؒ) (یہ حدیث حسن صحیح ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ١٢٥ شمار ٦٥٠

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علیؓ! اپنی ران کو نہ کھول اور نہ کسی زندہ اور مردہ کی ران دیکھ۔

(علیؓ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۱ شمار ۲۹۶۳)

حضرت جرہد اسلمیؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنی ران ننگی کر رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران ڈھک لے کیونکہ یہ ستر (اور قابلِ پوشش عضو) ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۵/۱۲۶ شمار ۶۵۴)

حضرت حسنؓ سے مرسلاً روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو صحابہؓ سے یہ معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جو (کسی کی شرمگاہ کو) دیکھے اور اس پر بھی لعنت (جس کی شرمگاہ کو) دیکھا گیا ہو۔ (حسنؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۹۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے ہونے سے پرہیز کرو اس لئے کہ تمہارے ساتھ وہ رہتے ہیں جو تم سے کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتے (یعنی کراماً کاتبین) سوائے ان دو وقتوں کے ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے۔ تم لوگ ان (فرشتوں) سے شرم کرو اور ان کا ادب ملحوظ رکھو۔ (یہ حدیث غریب ہے)

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے) (جابرؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۵۹)

حضرت ابوملیح ہذلیؓ سے روایت ہے کہ حمص والوں کی عورتیں یا شام والوں کی عورتیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہیں تم وہ ہو جو عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے
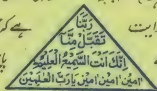
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس عورت نے اپنے شوہر کے حجرہ (یا گھر) کے علاوہ اور کہیں اپنے کپڑے اتارے اس نے اس پردہ کو چاک کر دیا جو اس کے اور پروردگار کے درمیان ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۶۱)

وحیہ بن خلیفہؓ کہتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو سفید اور باریک ہوتا تھا) کے تھان لائے گئے۔ اس میں سے ایک قباطی (ایک تھان) مجھ کو بھی دیا اور فرمایا۔ اس کے دو ٹکڑے کر لے، ایک ٹکڑے کا کرتہ بنا لے اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دے۔ وہ اس کا دوپٹہ بنا لے گی۔ جب میں واپس چلا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کر۔ کہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے۔ تاکہ سر کے بال اور جسم نظر نہ آئے۔

(وحیہ بن خلیفہؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم، صفحہ ۱۵۱ شمارہ ۲۱۴۸)

حضرت زبیرؒ کہتے ہیں۔ کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو عمر بن خطابؓ کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان گھونگروؤں کو کاٹ ڈالا اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(حضرت زبیرؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۴ — شمارہ ۲۱۷۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

دیباچہ

میرا علم قلیل، عقل ناقص اور کوشش ناتمام ہے پھر بھی میں اپنے اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ عاجز و ناتواں کو یہ توفیق بخشے کہ میں اپنا ہر معاملہ دینی ہو یا دُنیوی، ظاہری ہو یا باطنی، اپنے اللہ ہی کو سونپ کر اور کون ومکان کی ہر شے سے مستغنی وبے نیاز ہو کر اور ہر طرف وجانب سے کُلّیۃً منہ موڑ کر اور تمام امیدیں توڑ کر اپنے ربّ رحمٰن ورحیم ربّ عرش عظیم اور اپنے مولائے کریم حضرت اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل اطیب و اطہر محمّد مصطفٰے احمد مجتبٰے عین النعیم دائم النعیم محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنّت مطہرہ کی طرف ہمہ تن ومن محو ومنہمک رہوں —— یاحیّ، یاقیّوم! اٰمین

بے شک یہ راہ شاہراہ اور اس کے سوا ہر راہ گمراہ ہے۔

اللہ سبحانہ اپنے لطف، اپنے کرم، اپنے فضل، اپنی رحمت، اپنی عزت، اپنی عظمت، اپنے جمال، اپنے جلال، اپنی قدرت اور اپنے کمال سے مجھ عاجز وناتواں کو اس کتاب العمل بالسنّۃ پر سو فیصدی عمل کی توفیق بخشے ایسی توفیق جسے کوئی چھین نہ سکے اور جو کبھی چھن نہ سکے —— یاحیّ، یاقیّوم! اٰمین

اور —— اے جانِ من!

بندے کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا اللہ کا بندے کی طرف متوجہ ہونے کی بدولت ہوتا ہے ورنہ جب تک اللہ اپنے کسی بندے کی طرف متوجّہ نہیں ہوتا کوئی بندہ اللہ کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے اپنی طرف متوجّہ کیا اور پھر مجھ کو اپنے حبیب اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت مُطہّرہ پر چلنے کی توفیق بخشی اور مَیں اللہ کے اس احسانِ عظیم کا کسی بھی زبان اور کسی بھی طرح کبھی شکر ادا نہیں کر سکتا، اگرچہ قیامت تک شکر کرتا رہوں —— یاحیّ، یاقیّوم

الحمد للہ حمدًا کثیرًا طیّبًا مُبارکًا فیه کما یحبّ ربّنا ویرضٰی

○

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنه

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

ب
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ
بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ
الاہداء
بحضور اقدس و اکمل، اطیب و اطہر
اکرم و اجمل، جناب سرور کائنات
فخر موجودات، سید المرسلین
خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین
شفیع المذنبین، صاحب ریحان المقربین
راحت قلوب المومنین، حبیب رب العلمین
ماوانا و ملجانا، سیدنا و سندنا،
حبیبنا و محبوبنا
محمد مصطفی احمد مجتبی
حضرت
محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ و اصحابہ وسلم

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولٰنَا وَحَبِیبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَعِترَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعلُومٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلقِكَ وَ رِضٰی نَفسِكَ وَزِنَةَ عَرشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

کُلَّمَا اَستَغفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَیهِ

التقرب

الی

حضرت پیرانِ پیر، قدوۃ الموحّدین، شمس العارفین، امام الاولیاء الکاملین، زُبدۃ السالکین، دلیل المُحقّقین، عمدۃ الرّاسخین قائد الواصلین، شمس طریقت، امام شریعت، غوّاصِ بحرِ عرفانی، شہباز لا مکانی، عارفِ یزدانی، فقیر اصفہانی، درویش سُبحانی، مسکین زمانی، سالک حقّانی، ابو الخیر، راشد التوحید، قاسم الفیوض الرشید، غوث الثقلین، غوث الاعظم غوث الاقلیم الورٰی، غوث صمدانی، محبُوب المصطفٰے سیّد السّادات سیّدنا حضرت

الشیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

د
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ
الانتساب
الیٰ
حضرتِ الاقدس حبیبِ اللّٰهِ (تبارک و تعالیٰ)
و محبوبِ حبیبِ ربّ العٰلمین (صلّی اللّٰه علیه وسلّم)
قائم اللّیل و النّهار صائم الدّهر العابد الزّاهد
المحبّ الاسلام و المسلمین المقبول عند
المقرّبین العارف الرّبّانی و صابر الولیّ
الحقّانی سیّدنا و مولٰنا و ابینا و مخدومنا
و مطاعنا و هادینا و صاحب ارشادنا السّیّد
المخدوم لکلّ الدّیار
علاءالدّین علی احمد صابر الکلیری
رضوانُ اللّٰهِ تعالیٰ علیه و ادام اللّٰه تعالیٰ برکاته
و امدّ اللّٰه فیوضه الیٰ یوم الدّین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

تشکر و امتنان

کِتَابُ العَمَلِ بِالسُّنَّۃ

المعروف بہ

ترتیب شریف

تالیف و تدوین، ترتیب و تنظیم، تشکیل و تکمیل، تشہیر و تدبیر، تبلیغ و تفسیر تشریح اور طباعت و کتابت و اشاعت میں جن جن مطابع و مکاتب نیز اصحابِ تصنیفات و تالیفات سے اِستفادہ کیا گیا ہے، نیز وُہ تمام افراد و اشخاص جن سے علمی، ادبی، نظری، فکری، قلمی، عملی، مالی اور لسانی اِستمداد حاصل کی گئی ہے اور اِس مُقدّس و مُطہّر تالیف میں جس جس نے کسی طرح سے بھی میری مدد کی ہے اور میرا ہاتھ بٹایا ہے، وُہ سب میرے قلبی اور دِلی شُکریہ و اظہارِ امتنان کے حقدار ہیں، فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔ خاکساران سب کا ممنون و شکر گزار ہے اور اُن کی مغفرت کے لیے دُعاگو و اُمیدوار ہے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡ مِنَّا وَمِنۡھُمۡ اٰمِیۡن ثُمَّ اٰمِیۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

ناقص تعلیم ناقص حال کی حامل ہوتی ہے اور یہ تعلیم حضورِ اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل المیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کے نقص کا ہرگز کوئی امکان نہیں۔ یہ تعلیماتِ نبویہ ہر لحاظ و اعتبار سے مکمل و اکمل ہیں۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اس کا عامل، کامل۔ اس کے سوا ہر عمل کا عامل ناقص ہے۔ اگرچہ کوئی ہو اور کیسے ہو۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

تعلیماتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل ہی کامل ہو سکتا ہے۔ کوئی اور تعلیم اور کسی اور کی تعلیم کسی کمال کی کبھی دعویدار نہیں ہو سکتی۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

رسُولِ اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہر کمال کی حامل ہیں اور یہ کمال کسی اور کو کبھی حاصل نہیں۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

کسی کی کوئی تعلیم اُن کی کسی تعلیم سے ہرگز افضل نہیں۔ ساری دُنیا کی تعلیمات ایک طرف اور میرے آقا و مولا جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت مطہرہ ایک طرف۔ اور کسی کا کوئی بھی عمل اگرچہ کیسا ہو اور کتنا ہو، کسی بھی سنّت کی کبھی برابری نہیں کر سکتا۔ ہرگز نہیں کر سکتا۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

ہم ہر طرف و جانب سے کلیتہً منہ موڑ کر سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمہ تن و من محو و منہمک ہوتے ہیں۔ بے شک سنّت کی اتّباع افضل اکرم اور اعظم ہے۔ اس سے باہر ہم نے کوئی قدم نہیں رکھنا اور کبھی نہیں رکھنا۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

یہ نظام الاوقات ہے

یہ نظام الاوقات امرِ الٰہی ہے

یہ نظام الاوقات فرمانِ رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلّم ہے۔

یہ نظام الاوقات ارشادِ مرشد ہے۔

یہ نظام الاوقات صلوٰۃ الوسطےٰ ہے۔

یہ نظام الاوقات اکسیر اعظم ہے۔

یہ نظام الاوقات نسخہ مایۂ یحیی العظام ہے۔

یہ نظام الاوقات جہادِ اکبر ہے۔

یہ نظام الاوقات بلوغ المرام ہے۔

یہ نظام الاوقات مقبول دستور العمل ہے۔

یہ نظام الاوقات رُوح اور نفس کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہے۔

یہ نظام الاوقات مُستند مجاہدہ ہے۔

یہ نظام الاوقات نُور کا منبع ہے۔

یہ نظام الاوقات قاری کی ہر شے کو منوّر کر دیتا ہے۔

یہ نظام الاوقات قاری کے نفس کو روح کی اطاعت و اتّباع پہ مجبور کرتا ہے۔

یہ نظام الاوقات قاری کو کائنات کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز کر دیتا ہے۔

یہ نظام الاوقات ذکرِ کثیر کی ایک مفصّل تفصیل ہے

یہ نظام الاوقات ہر مرض کی دوا اور ہر بیماری سے شفا ہے۔

یہ نظام الاوقات جنّات و شیاطین کو بھگاتا اور ہر قسم کی زحمت مرض بیماری، بلا، وبا قحط افلاس اور ناداری) کو دور کرتا ہے اور رحمتِ الٰہی کو کھینچ لاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

یہ نظام الاوقات ہر قسم کے ہم و غم کو زائل کرتا ہے۔

یہ نظام الاوقات ایک مستقل کسب ہے جو اپنے قاری کو کسی اور کسب کا محتاج نہیں رکھتا۔

یہ نظام الاوقات آبِ حیات ہے، قاری کو حیاتِ جاوداں بخشتا ہے۔

یہ نظام الاوقات زنگ آلودہ دلوں کو صیقل کرتا ہے۔

اس نظام الاوقات کی مداومت کر، اس کی موجودگی میں کوئی دوسرا نظام کبھی چل نہیں سکتا۔

اس نظام الاوقات کا جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے۔

اس نظام الاوقات کا جمال خاکی و نوری کو تسخیر کرتا ہے۔

اس نظام الاوقات کا ہر عمل ایک مقام اور ہر مقام قربِ نجات اور ولایت کا ایک زینہ ہے

اس نظام الاوقات میں دِین دُنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور خوبی موجود ہے۔

اس نظام الاوقات کی مداومت جنگلوں کو بساتین اور بیابانوں کو خیابان بناتی ہے۔

اس نظام الاوقات کی قِرأت مجذوب کو سالک (مجذوب) اور سالک کو مجذوب (سالک) بنا دیتی ہے۔

اِس نظام الاوقات کے قاری کا مقام ہر مقام پہ حاوی اور ہر مقام اس کی زد میں ہوتا ہے

یہ نظام الاوقات اپنے قاری کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے اور اس کا سرور اور اس کا خمار کبھی اتر نہیں سکتا اور نہ ہی کسی طرح اتارا جا سکتا ہے۔

یہ نظام الاوقات ایک ایسا مضبوط قلعہ ہے جسے کوئی بھی اور کبھی بھی پھاند نہیں سکتا اور نہ ہی اسے توڑ سکتا ہے۔

یہ نظام الاوقات ایک ایسا حصار ہے جس میں کسی بھی طرح اور کوئی بھی کبھی داخل نہیں ہو سکتا

یہ نظام الاوقات عمل کا ایک ایسا پہاڑ ہے جسے کوئی ہلا نہیں سکتا۔

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب قدس سرہُ العزیز
ایک برکت والی رات میں مجھے

حضرت سرکار سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہُ العزیز
کے دربار شریف میں لے گئے اور اس کتاب کی تالیف کا ارشاد فرمایا۔

۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۴ ہجری جمعۃ المبارک اس کتاب کی تالیف کا پہلا اور
۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۸۷ ہجری المقدس جمعۃ المبارک آخری دن ہے۔ اللہ کا شکر و
احسان ہے کہ آج یہ کتاب بخیر و احسن پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ یہ کتاب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری
اُمت کو نفع پہنچانے کے لئے لکھی گئی ہے اور مفت تقسیم کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔
اللہ سبحانہٗ اسے قبول فرمائے اور مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس سے ہر قسم کا استفادہ
حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ کتاب ہر جا مقبولِ عام ہو اور اتنی بار چھپے اور اتنی چھپے
کہ حد و حساب ہی نہ رہے اور اس کی طباعت کا سلسلہ قیامت تک جاری اور قائم رہے۔ کبھی
بند نہ ہو اور کبھی ختم نہ ہو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب قدس سرہٗ العزیز
ایک برکت والی رات میں مجھے

حضرت سرکار سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہٗ العزیز
کے دربار شریف میں لے گئے اور اس کتاب کی تالیف کا ارشاد فرمایا۔

۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۴ ہجری جمعۃ المبارک اس کتاب کی تالیف کا پہلا اور ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ ہجری المقدس جمعۃ المبارک آخری دن ہے۔ اللہ کا شکر و احسان ہے کہ آج یہ کتاب بخیر و احسن پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ یہ کتاب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت کو نفع پہنچانے کے لئے لکھی گئی ہے اور مُفت تقسیم کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اللہ سبحانہٗ اسے قبول فرمائے اور مجھے اور تمام مُسلمانوں کو اس سے ہر قسم کا استفادہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ کتاب ہر جا مقبولِ عام ہو اور اتنی بار چھپے اور اتنی چھپے کہ حدو حساب ہی نہ رہے اور اس کی طباعت کا سلسلہ قیامت تک جاری اور قائم رہے۔ کبھی بند نہ ہو اور کبھی ختم نہ ہو۔

٭ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٭ فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

فہرست عنوان و مطالب کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف

حصہ پنجم

الصیام و الشہور

روزوں اور مہینوں کے فضائل

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

شَعۡبَانُ الۡمُعَظَّمۡ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [illegible] يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ